نمبر ۷۱ | مورخہ ۱۳ر دسمبر ۱۹۳۰ء | یوم شنبہ | مطابق ۲۱ر رجب ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۸

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے اچھی ہے ؛

منارۃ المسیح کے کٹہروں پر لوہے کے جنگلے لگائے جا رہے ہیں۔ پہلی منزل کے کٹہرہ پر مکمل جنگلہ لگ چکا ہے ؛

مولوی غلام رسول صاحب ۳۔ دسمبر سے امرتسر میں جماعت کی تعلیم و تربیت اور مقامی تبلیغ کے لئے بھیجے گئے ہیں ؛

۱۱۔ دسمبر کی شب کو جناب سید عبدالستار شاہ صاحب اور ملک غلام حسین صاحب نے ذکر حبیب پر تقریریں کیں ؛

ایک گذشتہ پرچہ میں اطلاع دی گئی تھی۔ کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری سالانہ جلسہ کے افسر مقرر ہوئے۔ وہ میر محمد اسحٰق صاحب کے ۱۲۔ دسمبر تک رخصت پر ہونے کی وجہ سے ان کے قائم مقام تھے ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جس پر ابتلا نہیں آتا وہ بدقسمت ہے

"جو کہتے ہیں۔ کہ ہم پر کوئی ابتلاء نہیں آیا۔ وہ بدقسمت ہیں۔ وہ ناز و نعمت میں رہ کر بہائم کی زندگی بسر کرتے ہیں اُن کی زبان ہے۔ مگر حق بول نہیں سکتی۔ خدا کی حمد و ثنا اس پر جاری نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ صرف فسق و فجور کی باتیں کرنے کے لئے اور مزہ چکھنے کے واسطے ہے۔ اُن کی آنکھیں ہیں۔ مگر وہ قدرت کا نظارہ نہیں دیکھ سکتیں۔ بلکہ وہ بدکاری کے لئے ہیں۔ پھر ان کو خوشی اور راحت کہاں سے میسر آتی ہے یہ مت سمجھو۔ کہ جس کو ہم و غم پہونچتا ہے۔ وہ بدقسمت ہے۔ نہیں۔ خدا اُس کو پیار کرتا ہے۔ جیسے مرہم لگانے سے پہلے چیرنا اور جراحی کا عمل ضروری ہے۔ اسی طرح خدا کی راہ میں ہم و غم آنا ضروری ہے۔ غرض یہ انسانی فطرت میں ایک امر واقعہ شدہ ہے جس سے اللہ تعالےٰ یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ دنیا کی حقیقت کیا ہے۔ اور اس میں کیا کیا بلائیں اور حوادث آتے ہیں" (الحکم ۱۷۔ دسمبر ۱۹۰۲ء)

اِسلامی ممالک کی خبریں اور اہم کوائف

شرق اردن پر وہابیوں کا حملہ

بیان کیا جاتا ہے۔ کہ بعض وہابی قبائل نے شرق اردن کے علاقہ پر چھاپہ مارا جس میں دس آدمی مارے گئے۔ برطانی ہوائی جہازوں اور مسلح کاروں کے پہونچنے سے قبل حملہ آور بھاگ گئے

نجد اور شرق اردن کے نمائندوں کی کانفرنس

سلطان ابن سعود نے مذکورہ بالا حکومتوں کے نمائندوں کی گفت وشنید کی از سرنو طرح ڈالی ہے۔ چنانچہ کانفرنس شروع بھی ہو گئی ہے :-

پولینڈ اور ایران کا عہدنامہ

پولینڈ کی نظارت خارجہ اور سفیر ایران متعینہ پولینڈ نے اس جدید معاہدہ اور تجارتی قرارداد کے متن کا تبادلہ کر لیا ہے۔ جسے چند ہفتے ہوئے۔ دونوں ممالک کی پارلیمنٹوں نے منظور کر لیا ہے :-

عرب خواتین کی حُب الوطنی

اخبار "الفتح" مصر کا بیان ہے۔ کہ یروشلم کی عرب خواتین کی ایسوسی ایشن نے حیفہ میں ایک مقابلہ کی تجویز کی ہے۔ جس میں اس عورت کو انعام دیا جائیگا جو اپنے وطن کے تیار شدہ بہترین لباس میں ملبوس ہوگی :-

ٹرکی اور یونان کا معاہدہ

انگورہ کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ایک جدید معاہدہ نے ٹرکی اور یونان کو ایک مضبوط دوستانہ رشتہ میں منسلک کر دیا ہے۔ عنقریب ایک اور معاہدہ بحری قوای کی تحدید کے متعلق ہونے والا ہے مسولینی وزیراعظم اٹلی نے اس معاہدہ پر دلی مسرت کا اظہار کیا۔ کیونکہ اس کی تکمیل میں ان کی کوششوں کا بڑا دخل ہے :-

مکہ معظمہ میں برقی روشنی

بلدیہ مکہ معظمہ نے تمام شہر میں برقی روشنی کا انتظام کیا ہے :-

ترکی میں ایک جہاز ران کمپنی

اسکندریہ کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ ترکی میں ایک جہاز ران کمپنی قائم ہوئی ہے۔ جس نے فی الحال ۱۲ - جدید قسم کے جہاز خریدے ہیں :-

کردستان میں امن وامان

کردستان ... میں اب ہر طرف ... امن وامان پایا جاتا ہے

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ ۱۹۳۰ء

اس سال سالانہ جلسہ انشاءاللہ ۲۶ - ۲۷ - ۲۸ - دسمبر ۱۹۳۰ء قادیان میں ہوگا - ۲۶ - دسمبر جمعہ کا دن ہے۔ احباب کو ۲۵ - دسمبر یہاں پہونچ جانا چاہیئے تاکہ جلسہ کی افتتاحی تقریر جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرمائیں گے سُن سکیں۔ علاوہ ازیں خطبہ جمعہ بھی انشاءاللہ حضور ہی پڑھیں گے۔ نماز جمعہ میں شریک ہونا اور خطبہ جمعہ سُننا بھی نہایت ضروری ہے پس احباب کرام کو ۲۵ - دسمبر ضرور یہاں پہونچ جانا چاہیئے :-

موجودہ وقت کی ایک اہم تصنیف کا اُردو ایڈیشن

مُسلمانانِ ہند کے مُلکی حقوق کی حفاظت کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حال ہی میں جو اہم تصنیف فرمائی ہے۔ اُس کا انگریزی ایڈیشن شائع ہو چکا ہے جس کی قیمت دو روپے چار آنے علاوہ محصول ڈاک ہے۔ اور جو دفتر پرائیویٹ سکرٹری سے مل سکتی ہے۔ اب احباب کے بار بار کے تقاضے اور شوق کو دیکھ کر اس کا اُردو ایڈیشن بھی چھپوانے کے لئے پریس میں دیدیا گیا ہے کتاب کا حجم اڑھائی سو صفحے ہے۔ کتابت نہایت اعلےٰ ہے۔ عُمدہ کاغذ پر ۲۰×۲۶ کی تقطیع کی شائع ہوگی۔ کتاب کی قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف ایک روپیہ ہوگی۔ البتہ مجلد کتاب کی قیمت ۱؎ رکھی گئی ہے۔ احباب اسے خرید کر مسلمانوں میں کثرت سے شائع کریں۔ تاکہ انہیں اپنے سیاسی اور مُلکی حقوق کی حفاظت کا خیال پیدا ہو :-

تمام دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وُہ بہت جلد اپنی درخواستیں دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں بھیج دیں۔ تاکہ چھپتے ہی کتاب اُن کی خدمت میں بھجوا دی جائے :- خاکسار پرائیویٹ سکرٹری قادیان

باغی قبائل اطاعت کی طرف مائل ہو رہے ہیں :-

حکومت ترکی کا میزانیہ

انگورہ کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت ترکی نے سال آئندہ کے بجٹ میں ایک کروڑ چالیس لاکھ پونڈ حفاظت ملکی کے لئے منظور کئے ہیں :-

ایران میں سونے کی کان

طہران سے "المقطم" کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ وزارت مالیات نے ماہرین معاون کو کرمان بھیجا تھا۔ تا وہاں معاون کا پتہ لگائیں چنانچہ وُہ ایک بہت بڑی طلائی کان دریافت کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں :-

مصر میں طُلباء کی شورش

دستور میں ترمیم کے خلاف احتجاج کرنے کے لئے مدرسہ خدیویہ کے طلباء نے ہڑتال کر کے کیمسٹری کی لیبارٹیری میں آگ لگا دی۔ پولیس کی بھاری جمعیت پہونچ گئی۔ اور دست بدست جنگ ہُوئی۔ کئی طالب علم زخمی ہو گئے۔ طنطہ کے سکول میں بھی ہڑتال ہو گئی ہے۔ طلباء دھڑا دھڑ گرفتار کئے جا رہے ہیں :-

حکومت عراق کا جذبہ حُب الوطنی

حکومت عراق نے تمام ملازمین کے لئے عراقی کپڑا پہننا ضروری قرار دے دیا ہے۔ اور روئی کی کاشت کو ترقی دینے کے ذرائع پر بھی غور کر رہی ہے :-

عراق کے آثارِ قدیمہ

"المقطم" راوی ہے۔ کہ جرمنی کے چند ماہرین آثارِ قدیمہ کا ایک وفد بصرہ پہونچا ہے۔ اور اس کی نگرانی میں عنقریب کھدائی کا کام شروع ہونے والا ہے :-

ایران میں چائے کی کاشت

حکومتِ ایران دس طلباء کا ایک وفد سیلون بھیج رہی ہے۔ تاکہ وُہ چائے کی کاشت کے متعلق مہارت تامہ حاصل کر کے ایران میں اسے ترویج دیں :-

عربی امارتوں کی مؤتمر

بحرین کی اطلاع ہے۔ کہ سواحل خلیج فارس کی عربی امارتیں اپنے مستقبل کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے بہت جلد ایک مشترکہ مؤتمر منعقد کرنے والی ہیں :-

فلسطین میں برطانی حکمت عملی پر نکتہ چینی

یروشلم کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ وہاں کے عربوں اور عیسائیوں نے مشترکہ طور پر برطانوی وزیر نوآبادیات کو ایک برقی پیغام بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ حکومت برطانیہ یہودیوں کے پروپیگنڈا کے آگے جھک گئی ہے۔ اور ایک ایسے بیان کی اشاعت کا مطالبہ کیا ہے۔ جس سے تمام خدشات اور اضطراب دور ہو جائے :-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۷۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۳۰ء | جلد ۱۸

ایمان کو تازہ کرنیوالے ایام

سالانہ جلسہ پر احمدی احباب خود بھی آئیں اور دوسروں کو ساتھ لائیں

ایمانی حرارت سے دل کو گرم اور روحانی نور سے اپنے سینہ کو منور رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ کے زندہ نشانات اور تازہ بتازہ معجزات کا بار بار مشاہدہ نہایت ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ گردوپیش کے حالات کے باعث انسانی قلوب اس طرح زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ کہ اگر انہیں صاف کرنے کی طرف توجہ نہ کی جائے۔ تو آہستہ آہستہ روحانی لحاظ سے انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

یہی وجہ ہے۔ کہ اس زمانہ کے مرسل و مامور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کے لوگوں کو قادیان بار بار آنے کی تاکید فرمائی ہے۔ کیونکہ یہ وُہ مقام ہے۔ جہاں آکر انسان ہر آن خدا تعالےٰ کے زندہ نشانات کا مشاہدہ کر کے اپنے ایمان کو تازہ کر سکتا ہے۔ بعض مقامات خدا تعالےٰ کے جلال وجمال کی تجلی گاہ ہونے کی وجہ سے اپنے اندر ایسی ایمان پرور اور بصیرت افروز تاثیرات رکھتے ہیں۔ جن کی وجہ سے انہیں دُنیا کی دیگر بستیوں پر ایک نمایاں فضیلت اور شرف حاصل ہو جاتا ہے۔ کوہ طور مادی طور پر دُنیا کے دُوسرے پہاڑوں سے کسی طرح بھی افضل نہیں۔ بیت المقدس دُنیا کے دیگر مقامات کی طرح ایک مقام ہے۔ مکہ ایک غیر آباد خطہ میں پتھر کی چند ایک عمارتوں کا مجموعہ ہے۔ مگر اس سے کون انکار کر سکتا ہے۔ کہ ان مقامات کو خدا تعالےٰ کے محبوب اور برگزیدہ انسانوں سے انتساب کی وجہ سے ایک خاص شرف اور بزرگی حاصل ہے:۔

اسی طرح قادیان بھی خدا تعالےٰ کی تازہ تجلیات کی مورد اور اس کے مقدس رسُول کا تخت گاہ ہے۔ قادیان وُہ مقام ہے جسے اس دہریت اور مادہ پرستی کے زمانہ میں حفاظت و اشاعت اسلام کے لئے اللہ تعالےٰ نے دُنیا کا مرکز قرار دیا۔ قادیان شیطانی لشکروں کو کچلنے والی قدوسیوں کی فوج کے قائد اعظم سپہ سالار اور اسلام کے اس سرفروش اور جان باز سپاہی کا مولد، مسکن اور مدفن ہے۔ جس نے کفر و شرک کے آہنی قلعوں اور پُرشوکت و ہیبت ایوانوں میں تزلزل ڈال دیا۔ قادیان وُہ جگہ ہے۔ جہاں دُنیا کا نجات دہندہ۔ اسلام کو تمام ادیانِ باطلہ پر غالب کرنے والا قاتلِ خنزیر اور کاسرِ صلیب پیدا ہُوا۔ خدا تعالےٰ سے ہمکلام ہُوا اور اسی جگہ اس پر خدا تعالےٰ کے بے شمار نشانات و معجزات ظاہر ہُوئے:۔

قادیان کے در و دیوار۔ قادیان کے گلی کوچے۔ یہاں بسنے والے انسان غرضیکہ یہاں کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی چیز زبانِ حال سے اس محبُوبِ سبحانی کی صداقت کا اعلان کر رہی ہے۔ پھر کون احمدی ہے۔ جو ان باتوں کو سمجھ لینے اور قادیان کی اہمیت کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینے کے بعد یہ خیال بھی کر سکے۔ کہ قادیان سے بُعد اور دُوری اور یہاں سے مسلسل غیر حاضری اس کے لئے کسی نقصان اور خسران کا موجب نہیں:۔

وُہ مبارک ایام اور وُہ یمن و سعادت سے لبریز گھڑیاں جو خدا تعالےٰ کے فرستادہ نے منشائے ایزدی کے ماتحت اپنی جماعت کی روحانی تربیت اور ان کی ایمانی ترقی کے لئے مقرر فرمائی تھیں۔ بالکل سر پر ہیں۔ حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایمان کی سلامتی اور خدا تعالےٰ کی رضا جوئی کے لئے قادیان میں بار بار آنا ضروری قرار دیا ہے۔ اور اس کے لئے بتاکید ارشاد فرمایا ہے لیکن وُہ لوگ جو بشری کمزوریوں اور مجبوریوں کے باعث دوران سال میں اس سعادت سے محرُوم رہتے ہیں۔ اُنہیں جلسہ سالانہ کے موقع کو ایک نعمت غیر مترقبہ خیال کرنا چاہیئے۔ اور اگر ان کے نزدیک ایمان و روحانیت کی کوئی بھی قدر و وقعت ہے۔ تو انہیں ہر قیمت ادا کر کے جلسہ سالانہ میں شامل ہونا چاہیئے:۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر ضروری امر یہ ہے۔ کہ اپنے ساتھ غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کو بھی لایا جائے۔ تا وُہ دیکھ سکیں۔ کہ وُہ جماعت جسے معاندین و مخالفین اپنی کج فہمی کی وجہ سے ملک و ملت کی دُشمن جماعت قرار دیتے ہیں۔ وُہ اپنے سامنے کیا پروگرام رکھتی ہے اس کی سرگرمیوں کی غرض و غایت کیا ہے اس کے عزائم کی نوعیت کیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعُود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ادنیٰ خدام اور غلامانِ غلام اس آسمانی مائدہ سے کس حد تک حلاوت اندوز ہو چکے ہیں۔ اور قرآنی اسرار و غوامض ظاہر کرنے میں ذات باری نے اُن سے کتنا فیاضانہ سلوک کیا ہے۔ اور تا وُہ بخوبی سمجھ سکیں کہ یہی وُہ مقام ہے جہاں سے وہ چشمہ اُبلا ہے۔ جو اسلام ہندوستان بلکہ تمام دُنیا کی روحانی جسمانی۔ اقتصادی۔ تمدنی۔ معاشرتی غرضیکہ جُملہ پریشانیوں کو ایک دن اپنی رَو کے آگے خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ اور دُنیا کے آئندہ امن و امان اور اہلِ دُنیا کی پُرسکون و اطمینان زندگی کی بُنیادیں کس مضبوطی کے ساتھ رکھی گئی ہیں:۔

ہمیں امید ہے۔ کہ ہماری جماعت کے وُہ مخلصین جو سالانہ جلسہ میں شمولیت اپنی روحانی زندگی کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ وہ اس بات کے لئے پُوری کوشش کریں گے۔ کہ اپنے ساتھ اپنے ان دوستوں اور رشتہ داروں کو بھی ضرور لائیں۔ جو جماعت احمدیہ میں داخل نہیں ہیں۔ اور اس طرح ان کی خیر خواہی اور ہمدردی کا ایسا ثبوت بہم پہونچائیں گے۔ جو نہ صرف اس دُنیا کی بہتری اور بھلائی سے تعلق رکھتا ہے۔ بلکہ دوسری زندگی سے بھی وابستہ ہے۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے قادیان تک ریل کے جاری ہو جانے کی وجہ سے سفر میں بُہت سہولت پیدا ہو گئی۔ ہے اور واپسی ٹکٹ ملنے کی وجہ سے خرچ بھی بُہت کم ہوتا ہے ان حالات میں غیر احمدی اصحاب کو جلسہ کے موقع پر ساتھ لانا بُہت آسان ہو گیا ہے۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ اپنے ساتھ کم از کم ایک غیر احمدی کو ضرور لائے۔ اور اس طرح دوہرے ثواب کا مستحق بنے:۔

احباب جانتے ہیں۔ کہ اتنے عظیم الشان اجتماع کے موقعہ پر رہائش وغیرہ کے انتظام میں جس قدر کوشش کی جا سکتی ہے۔ اس سے منتظمین جلسہ اور اہل قادیان قطعاً دریغ نہیں کرتے۔ وُہ اپنا اور اپنے بال بچوں کا آرام و آسائش قربان کر کے خدا تعالےٰ کے مسیح کے مہمانوں کو ممکن سے ممکن آرام پہونچانا اپنے لئے سعادت اور خوش بختی سمجھتے ہیں۔ لیکن باوجود اس کے کہنا پڑتا ہے۔ کہ آنے والے معزز اصحاب کا اخلاص ہی اُن کی کوتاہیوں کا پردہ پوش ہوتا ہے مگر غیر احمدی اصحاب کی مہمان نوازی کے متعلق ان حالات میں بھی خاص خیال رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اسی جذبہ کو پیش نظر رکھتے ہُوئے احباب کرام کو بھی اپنے غیر احمدی دوستوں کو ساتھ لانے کی کوشش کرنی چاہیئے:۔

ہندوستان میں شورش کی ذمہ وار آریہ سماج ہے

ہم ہمیشہ سے یہ حقیقت ظاہر کرتے رہے ہیں۔ کہ آریہ سماج ایک سیاسی جماعت ہے۔ جس کا مقصد ومدعا موجودہ حکومت کا تختہ الٹ کر ہندوستان میں خالص ہندو راج قائم کرنا ہے۔ چونکہ سوامی دیانند کی زندگی میں سیاسی خیالات کی اشاعت آزادی سے نہ ہو سکتی تھی۔ اس لئے اسے مذہبی رنگ دے دیا گیا۔

اب کہ ملک میں انقلاب پسند زور پکڑ رہے ہیں۔ اور باغیانہ خیالات کا اظہار ایک طبقہ کے نزدیک قابل تعریف جذبہ قرار پا چکا ہے۔ آریہ سماج بھی آہستہ آہستہ اپنی اصلی صورت و ہیئت میں دُنیا کے سامنے ظاہر ہو رہی ہے۔ اس کا کافی ووافی ثبوت گذشتہ پرچہ میں پیش کیا جا چکا ہے۔ اب اس ضمن میں دو ایک باتیں اور بیان کی جاتی ہیں:۔

اچاریہ رام دیو جی کہتے ہیں:۔

"یہ بات تو روشن ہے۔ کہ ۱۹۰۵ء میں بنگال میں جو اندولن تھا۔ اس کے لئے بھی دیانند اور آریہ سماج ذمہ وار ہے جو سماج نوجوانوں میں یہ خیال بھرتی ہے۔ کہ ہمارا راجیہ تین براعظموں میں تھا۔ وُہ ضرور ہی ہندوستان میں ایک دن انقلاب پیدا کر دے گی۔ وید میں پرارتھنا ہے۔ کہ ہمارا چکرورتی راجیہ ہو یہ پرارتھنائیں کس نے سکھائیں۔ دیانند کے آریہ سماج نے کونسلوں کا بائیکاٹ۔ کالجوں کا بائیکاٹ۔ محصول نمک کا بائیکاٹ۔ مہاتما گاندھی کو آج سُوجھا۔ سوامی دیانند نے کئی برس پہلے ان کا بائیکاٹ کرنے کا لکھا۔ انقلاب زندہ باد بے شک کہو۔ مگر انقلاب کس نے پیدا کیا رشی دیانند نے ہی تو کرانتی پیدا کی" (آریہ ویر ۷۔ دسمبر)

لالہ دیو چند جی کا بیان ہے:۔

"اگر آریہ سماج کے کچھ ممبران سیاسی میدان میں چلے گئے ہیں۔ تو وُہ بھی آریہ سماج کا ہی کام ہے"

پنڈت لوک ناتھ جی کہتے ہیں:۔

"اندولن کا جنم دینے والا بھی آریہ سماج ہے۔ کانگریس آریہ سماج کی پتری ہی تو ہے۔ رشی دیانند نے ہی پہلے کہا تھا۔ کہ اپنی حکومت کی دوسری حکومت برابری نہیں کر سکتی"

ان حوالہ جات سے جو آریہ سماج کے مسلمہ لیڈروں کے بیانات سے لئے گئے ہیں۔ آریہ سماج کی اصلیت وحقیقت ظاہر ہے۔ گورنمنٹ کے لئے آریہ سماج کی یہ روش قابل توجہ ہو۔ یا نہ ہو۔ لیکن مسلمانوں کے لئے ضرور ہے۔ وُہ آریہ سماج جو موجودہ حکومت کو برباد کر کے "اپنی حکومت" قائم کرنے کے خواب دیکھ رہی ہے۔ وُہ مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کر سکتی اور کرے گی۔ وُہ ظاہر ہے۔

بائیبل میں تحریف کرنیکا اعلان

عیسائیوں کی مقدس کتاب بائیبل جس قدر خود عیسائیوں کے ہاتھوں تحریف کی آماجگاہ بنی ہے۔ اس کی مثال شائد ہی کسی اور مذہبی کتاب کے متعلق مل سکے۔ عیسائی صاحبان نہایت بے تکلفی اور آزادی سے آیتوں کی آیتیں اڑا دینے ان میں تغیر وتبدل کر دینے اور ان کا مفہوم کچھ کا کچھ بنا دینے میں ماہر ہیں اور یہ سب کچھ محض اس لئے کیا جاتا ہے۔ کہ ان وزنی اور ناقابل جواب اعتراضات سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔ جو بائیبل پر وارد ہوتے ہیں۔ حالانکہ اس طرح وُہ اپنے ہاتھوں بائیبل کی ساری قدر وقیمت خاک میں ملاتے اور اُسے ناقابل اعتماد بنانے کے مرتکب ہوتے ہیں یہ ایسی صاف اور واضح بات ہے۔ جسے ہر ایک انسان بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ لیکن عیسائی چونکہ اپنے بچاؤ کی اور کوئی صورت نہیں دیکھتے۔ اس لئے اضطراراً یہی پہلو اختیار کرتے ہیں۔ اور چونکہ کوئی انسانی دماغ ایسا نہیں ہو سکتا۔ جو اپنی طرف سے اضافہ یا حذف کر کے کوئی ایسا الہامی کلام بنا سکے۔ جو اعتراضات کی زد سے محفوظ ہو۔ اس لئے بائیبل کی اصلاح کرنے والوں کو آئے دن بائیبل کے متعلق اپنی اصلاحی کوششیں جاری رکھنے اور اس میں نئی نئی تبدیلیاں کرنے کی ضرورت لاحق رہتی ہے۔

حال ہی میں عیسائی اخبار نور افشاں (۲۸۔ نومبر) نے بائیبل سوسائٹی کے متعلق ایک مضمون شائع کرتے ہوئے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ:۔

"بائبل سوسائٹی نے کمال دُور اندیشی سے نئے ترجمہ کی تھوڑی سی جلدیں اس غرض سے شائع کی ہیں۔ کہ اس ترجمہ پر جو اعتراضات موصول ہوں۔ ان کو پیش نظر رکھ کر مناسب تبدیلیاں کر لی جائیں" اور "ہندوستان کی تمام مشنوں۔ تمام کلیساؤں تمام مسیحی انجمنوں۔ تمام مکاتب الٰہیات۔ تمام ادارہ ہائے اشاعت و تالیف اور ہر مسیحی" سے "التجا" کی گئی ہے۔ کہ:۔

"نئے ترجمہ کے ایک ایک لفظ کو بغور پڑھیں۔ اور آپ کی نگاہ میں جن جن مقامات پر اغلاط یا اصلاح طلب الفاظ یا فقرات نظر آئیں۔ فہرست بنا کر فی الفور جناب سکرٹری صاحب برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی لاہور کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیج دیں"

اس اعلان سے ظاہر ہے۔ کہ آج تک جو بائیبل خدا کا مقدس کلام کی حیثیت سے دُنیا کے سامنے پیش کی جاتی رہی ہے وُہ باوجود بیسیوں تغیرات اور تصرفات کے ابھی تک اس بات کی محتاج سمجھی جاتی ہے۔ کہ اس میں اور کمی بیشی اور اصلاح و درستی کی جائے اس سے اس کی حقیقت اور تقدیس خوب واضح ہو جاتی ہے عیسائی صاحبان کو اختیار ہے۔ کہ جس قدر چاہیں۔ بائیبل میں تحریف کرتے جائیں۔ کیونکہ بائیبل مُردہ بدست زندہ کی مصداق ہے۔ لیکن یاد رکھیں۔ ان کی اس قسم کی کوششیں بائیبل کو اعتراضات سے قطعاً محفوظ نہیں کر سکتیں۔ بلکہ اور زیادہ قابل اعتراضات بناتی جائیں گی۔

نیا مقدمہ سازش لاہو

نئے مقدمہ سازش لاہور کی سماعت سپیشل ٹربونل میں شروع ہو چکی ہے۔ اس میں کل ۳۸۔ ملزم بیان کئے جاتے ہیں جن میں سے ۲۶۔ گرفتار ہو چکے ہیں۔ اور ۱۲۔ مفرور ہیں۔ سازش کے گذشتہ مقدمات کی طرح اس میں بھی سارے کے سارے ملزم ہندو اور سکھ ہیں۔ اور سوائے تین کے باقی سب پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ ان میں دو تین عورتیں بھی ہیں۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ہندوؤں کی سرگرمیوں کا رُخ کدھر ہے۔ اور جب یہ رُخ گورنمنٹ کی طرف ہو سکتا ہے۔ تو وُہ اقوام جنہیں ہندو انگریزوں سے کم اپنا مخالف نہیں سمجھتے۔ ان کی طرف ہونے میں کیا روکاوٹ ہو سکتی ہے۔ لیکن کیا ان اقوام نے اور خصوصاً مسلمانوں نے اپنی حفاظت کا کوئی سامان کر لیا ہے

حکّام کا سفاکانہ قتل

کانگریسی اخبارات اس بات پر تو بے حد شور مچا رہے ہیں۔ کہ باوجود اس کے کہ لنڈن میں گول میز کانفرنس کے ذریعہ سمجھوتہ کی کوشش ہو رہی ہے۔ گورنمنٹ ہند کے رویہ میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور وُہ تشدد سے کام لے رہی ہے لیکن عدم تشدد کے پجاری قتل وخونریزی کی پے در پے جو نہایت سفاکانہ وارداتیں کر رہے ہیں۔ ان کا انہیں کچھ احساس ہی نہیں۔ تھوڑا ہی عرصہ ہُوا۔ ڈھاکہ میں ایک انگریز انسپکٹر جنرل پولیس قتل ہوا۔ آٹھ دس دن ہوئے۔ چاندپور میں ایک پولیس انسپکٹر قتل کیا گیا۔ اور آٹھ دسمبر کلکتہ میں انسپکٹر جنرل جیل خانجات اپنے دفتر میں قتل کر دیا گیا۔

کیا ان حالات میں کانگریسی چاہتے ہیں۔ کہ گورنمنٹ ان سے نرم سلوک کرے۔ گورنمنٹ سے نرمی کا مطالبہ اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے جبکہ کانگرسی خلاف آئین حرکات سے باز آ جائیں۔ اور قتل وغارت کے واقعات کو بند کر دیں۔

موجودہ حالات میں یہ کہنا کہ گورنمنٹ گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کو رہا کر دے۔ تب قاتلانہ حملے رُک سکتے ہیں۔ ایک طرف تو تشدد کا ارتکاب کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہے۔ اور دوسری طرف گورنمنٹ کے لئے دھمکی ہے۔ اور ظاہر ہے۔ گورنمنٹ اس دھمکی سے متاثر نہیں ہو سکتی۔ اور نہ اُسے ہونا چاہیئے۔

ریاستہائے ہند اور ہندوستان

ہمارے نزدیک ریاست ہائے ہند کا مسئلہ ان چند اہم ترین مسائل میں سے ہے۔ جن کی طرف سے نہایت ناموجب تغافل برتا جا رہا ہے۔ ہندوستانی اخبارات کی نگاہ سے ریاستہائے ہند اس طرح غائب رہتی ہیں۔ کہ گویا انکی بہتری یا ان کے نقصان کا ہندوستان پر کوئی اثر ہی نہیں۔ حالانکہ کوئی ہمسایہ اپنے ہمسایہ کے حالات سے غافل رہ کر سکھ نہیں پا سکتا۔ اور ریاستیں تو ہمارا ایسا ہمسایہ ہیں۔ کہ ان کا علاقہ ہمارے علاقہ میں جال کی طرح پھیلا ہوا ہے۔

دوطرفہ تغافل

یہ افسوسناک حالت اور بھی تکلیف دہ ہو جاتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں۔ کہ یہ تغافل دوطرفہ ہے۔ ریاستیں اور ان کے باشندے بھی برطانوی ہند سے اپنے آپ کو بالکل علیحدہ چیز سمجھتے ہیں۔ اور اس حالت کو نہ یہ کہ صرف ناپسند نہیں کرتے۔ بلکہ اسے قائم رکھنا چاہتے ہیں۔

ہندوستان کی ترقی

ہمارے نزدیک ہندوستان کی ترقی ان دونوں حصوں کے تعاون پر منحصر ہے۔ اور بغیر اس تعاون کے ہندوستان کبھی حقیقی آزادی حاصل نہیں کر سکتا۔ اس امر میں کوئی شک نہیں۔ کہ ہندوستان کی آزادی کے لئے ریاستوں کی ترقی اور آزادی ایک ضروری امر ہے۔ اور اسی طرح ہندوستانی ریاستوں کی طاقت و قوت کے لئے آزاد ہندوستان ایک ضروری امر ہے۔ مگر یہ تبھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ دونوں کے خیالات میں اتحاد ہو۔ اگر اتحاد نہ ہوا۔ تو دونوں ایک دوسرے کے پہلو میں کانٹے کی طرح کھٹکتے رہیں گے۔ ریاستیں ہمیشہ برطانوی ہندوستان کو خوف کی نگاہ سے دیکھینگی۔ اور برطانوی ہند ہمیشہ ریاستوں کو لالچ کی نگاہ سے دیکھیگا۔ اور خدا ہی جانتا ہے۔ کہ اس کا نتیجہ کیا نکلیگا۔ ہاں بظاہر نتیجہ کوئی ایسا خوش کن نظر نہیں آتا۔ اور ضروری ہے۔ کہ ان حالات کو بدلا جائے۔

مشکلات

مگر اس علاج کا بیان کرنا جیسا آسان ہے۔ اس پر عمل کرنا ویسا ہی مشکل ہے۔ عرصہ دراز کی علیحدگی کی وجہ سے ہندوستان کے یہ دونوں حصے ایک دوسرے سے ایسے بدظن ہو چکے ہیں۔ کہ ایک کی ہمدردی کو بھی دوسرا شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اگر کوئی برطانوی ہند کا لیڈر ریاستوں کے ساتھ زیادہ تعاون پر زور دیتا ہے۔ تو ریاستیں یہ یقین کر لیتی ہیں۔ کہ اس کے معنے ان کی آزادی کو نقصان پہنچانے کے سوا اور کوئی نہیں۔ اور اگر کوئی والئے ریاست کوئی مفید مشورہ دیتا ہے۔ تو برطانوی ہند کے لوگ فوراً ہوشیار ہو جاتے ہیں۔ کہ ضرور اس کی تہ میں کوئی بات ہمارے مفاد کے خلاف ہے۔ اور ضرور یہ تجویز گورنمنٹ برطانیہ کے اشارہ سے پیش کی گئی ہے۔ پس ان حالات میں کسی گہرے تعلق کا اشارہ بھی یقیناً صورت حالات کو بد سے بدتر بنا دیگا۔ اور ضروری ہے۔ کہ اس موضوع کے متعلق نہایت احتیاط سے قلم اٹھایا جائے۔

ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت

یہ طریق ہمارے نزدیک یہی ہو سکتا ہے۔ کہ پہلے آپس میں ایک دوسرے کے حالات سے دلچسپی پیدا کی جائے۔

ہندوستان کی آزادی اور ریاستیں

راؤنڈ ٹیبل کانفرنس شروع ہو چکی ہے۔ اور ہندوستان اس دفعہ پختہ ارادہ کے ساتھ اپنے حقوق لینے کے لئے کھڑا ہوا ہے۔ ہندوستان کی آزادی ریاستوں کے حالات پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ ہندوستان کی آزادی کے معنے یہ ہیں کہ گو فوج اور بیرونی تعلقات ہندوستانیوں کے قبضہ میں ابھی پوری طرح نہ آئیں۔ لیکن کسٹمز ریلوے اور ڈاک خانہ جات تو ضرور ہندوستانیوں کے اثر کے نیچے آ جائیں گے۔ ریاستیں ان تینوں امور کی طرف سے غافل نہیں ہو سکتیں۔ ان امور کا حل اب بھی ان کے قبضہ میں نہیں ہے۔ اب بھی حکومت ہند ان کا فیصلہ کرتی ہے۔ لیکن اس وقت کی حالت میں اور آئندہ کی حالت میں بہت بڑا فرق ہوگا۔ اسوقت برطانوی مدبران امور کا فیصلہ کرتے ہیں۔ جو دونوں حصوں میں غیر جانبدار کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آئندہ ان سوالات کا حل ہندوستانیوں کے ہاتھ میں ہوگا۔ جو ایک پارٹی ہونگے۔ کیا ریاستیں یہ پسند کریگی۔ کہ ہمیشہ کے لئے ان امور کے متعلق برطانوی ہند کا فیصلہ ہی جاری ہو۔ کئی موقعوں پر دونوں کے فوائد متضاد ہونگے۔ برطانوی ہند کا فیصلہ یقیناً اس کے اپنے فوائد پر نگاہ رکھتے ہوئے ہوگا۔ اس نقصان کو ریاستیں کب تک برداشت کرینگی۔ پس تعاون کی کوئی راہ ضرور سوچنی پڑیگی۔ اور اس کے لئے ہمیں آج ہی تیار ہو جانا چاہیئے۔ اور ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت پیدا کرنی شروع کر دینی چاہیئے۔ تاکہ فیصلہ کے وقت تک ہم ایک دوسرے کے خیالات سے پوری طرح واقف ہو چکے ہوں۔ اور فیصلہ کے وقت بجائے

غیر مبایعین اور نکاح بیوگان

پیغام کے "حضرت ڈاکٹر قبلہ"

پچھلے دنوں جب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے غیر مبایعین میں سے دو اصحاب کی نوجوان بیوہ لڑکیوں کی دوسری شادی میں شمولیت اختیار کی۔ اور ان نکاحوں کو اپنی کوششوں کا نتیجہ قرار دیا۔ تو "پیغام صلح" نے اس "کارنامہ" کی بناء پر "حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قبلہ کی ساعی حسنہ" کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل لکھ کر خراج تحسین و آفرین ادا کیا۔ اور تعریف و توصیف کے جس قدر الفاظ مل سکتے تھے۔ نچھاور کر دیئے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف کو پیغامیوں کے "حضرت امیر ایدہ اللہ" سے جو خاص تعلق حاصل ہے۔ اُسے پیش نظر رکھتے ہوئے "پیغام" کی ان "مساعی حسنہ" کی وجہ بآسانی سمجھ میں آ سکتی ہے۔

"حضرت امیر" کی "جماعت" کی مٹی پلید

لیکن تعجب یہ ہے۔ کہ پیغام اس مدح خوانی میں اس درجہ کھو یا گیا۔ کہ کسی عالم فاضل کی نہیں۔ کسی دینی علوم کے ماہر کی نہیں۔ کسی دین میں امتیاز خصوصی رکھنے والے کی نہیں۔ بلکہ ایک "ڈاکٹر" کی حمد و ثنا کرتے ہوئے اپنی اس "جماعت" کی مٹی پلید کرنے سے اس نے دریغ نہ کیا۔ جس کی امارت کا شرف ایک ایسے شخص کو حاصل ہے۔ جس کا طرۂ امتیاز صرف "ایم۔ اے" ہونا اور وکالت کی ڈگری "ایل۔ ایل۔ بی" رکھنا ہے۔

پیغام کا بیان ہے۔

"نکاح بیوگان کے متعلق پیغام صلح میں متعدد بار لکھا جا چکا ہے۔ خدا اور رسول کے احکام۔ قومی و اخلاقی ضروریات اور ہمسایہ قوم کی اس سلسلہ میں جد وجہد کی روشنی میں غفلت شعار مسلمانوں کو بار بار بتلایا جا چکا ہے۔ کہ اب ہمیں رسم ورواج۔ برادری اور عزت کے خوفناک و گمراہ کن بُت کو توڑ کر احکام الٰہی کے آگے جُھک جانا چاہیئے۔ ورنہ نوجوان بیواؤں کی سرد سرد آہیں اور گرم گرم آنسو جو وہ اپنی بدنصیبی اور قوم کی جہالت پر رات کی تاریکیوں اور علیحدہ گوشوں میں چھپ چھپ کر بہاتی ہیں۔ رنگ لائے بغیر نہیں رہیں گے۔ (کس قدر ہمدردانہ اور کتنے درد انگیز الفاظ ہیں) اُس کے ساتھ ہم نے اپنے نوجوانوں کو مخاطب کرتے

ہوئے کہا تھا۔ کہ ہندو قوم میں اس تحریک کو تقویت دینے والے زیادہ تر نوجوان ہیں۔ ان کو بھی میدان عمل میں نکل کر اپنے جوش دینی اور غیرت ملی کا ثبوت دینا چاہئے۔ لیکن افسوس ہمارے نوجوان اب اسی لئے رہ گئے ہیں۔ کہ وہ ہر اس صدا سے جو ان کو ہوشیار و بیدار کرنے کے لئے بلند کی جائے۔ اپنے کان بند کر لیں۔ اور قوم ان کی غفلت شعاری اور اپنی بدنصیبی پر ماتم کرتی رہے۔ چنانچہ ہماری یہ صدا بھی صدا بصحرا ثابت ہوئی۔"

اعتراف عجز

اگرچہ ہم ان سطور سے یہ معلوم کرنے سے عاجز ہیں۔ کہ پیغام کے مقالہ نویس کو غیر مبایعین کی" نوجوان بیواؤں کی سرد سرد آہیں۔ اور گرم گرم آنسو جو وہ اپنی بدنصیبی اور قوم (جس کے امیر مولوی محمد علی صاحب ہیں) کی جہالت پر رات کی تاریکیوں اور علیحدہ گوشوں میں چھپ چھپ کر بہاتی ہیں" دیکھنے کا کیونکر موقعہ ملا۔ اور ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو سکا۔ کہ اس موقعہ پر" اپنے نوجوانوں" کو مخاطب کرکے یہ کہنے سے "پیغام" کا کیا مطلب ہے۔ کہ وہ "میدان عمل میں نکل کر اپنے جوش دینی اور غیرت ملی کا ثبوت" دیں۔ اور پیغام ان سے کس بات کی خواہش رکھتا ہے۔ تاہم یہ صاف ظاہر ہو گیا۔ کہ

(۱) غیر مبایعین" نکاح بیوگان" پر عمل نہیں کرتے۔

(۲) غیر مبایعین کا "سہ روزہ آرگن" متعدد بار نکاح بیوگان کے متعلق لکھ چکا ہے۔ مگر اس کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔

(۳) پیغام نکاح بیوگان کے متعلق خدا اور رسول کے احکام بھی پیش کر چکا ہے۔ مگر ان کی بھی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی۔

(۴) "اخلاقی ضروریت اور ہمسایہ قوم کی اس سلسلہ میں جدوجہد کی روشنی" بھی پیغام نے دکھائی۔ مگر اس سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا گیا۔

(۵) غیر مبایعین" رسم و رواج۔ برادری اور عزت کے خوفناک اور گمراہ کن بت" کے پجاری بنے ہوئے ہیں۔

ساری دنیا کی راہ نمائی کا دعویٰ

اب غور کرو جس پارٹی کی یہ حالت ہو۔ جو خدا اور رسول کے احکام سے اس قدر لاپرواہ ہو چکی ہو۔ جو رسم و رواج۔ برادری اور عزت کے خوفناک بت کی پجاری بنی ہوئی ہو۔ وہ مسلمان کہلانے کی کہاں تک حقدار ہے۔ لیکن تعجب ہے۔ ایک طرف تو ان لوگوں کی یہ حالت ہے۔ اور دوسری طرف ان کا یہ دعوےٰ ہے۔ کہ ساری دنیا کی ہدایت اور راہنمائی انہی کے سپرد ہے۔ اور خدمت اسلام اور حفاظت دین کا کام اگر دنیا میں کہیں ہو رہا ہے۔ تو انہی لوگوں کے ذریعہ ہو رہا ہے

"ایک پیر جوان ہمت" کی "بشارت"

خود "پیغام صلح" کے نزدیک غیر مبایعین کی "یہ حالت یقیناً نہایت افسوسناک اور مایوس کن ہے"۔ اور اس طرح وہ اعتراف کر رہا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خدا اور رسول کے احکام پر عمل کرنے کی جو تلقین فرمائی۔ اس کا غیر مبایعین پر کوئی اثر نہ ہوا۔ اور خاص کر نوجوان بیواؤں کے ساتھ جو ظالمانہ سلوک روا رکھا جا رہا ہے۔ اس میں انہوں نے کچھ بھی کمی نہ کی۔ وہ آج بھی خدا اور رسول کے اس حکم کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ جو بیوگان کے نکاح کے متعلق ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی وہ "خدا کا لاکھ لاکھ شکر" کرتا ہوا یہ خوشخبری سناتا ہے۔ کہ

"خدا نے ایک پیر جوان ہمت کو اس ضروری کام کی توفیق دی۔ اور اس نے تن تنہا اس مبارک تحریک کا آغاز کر دیا۔ ہماری مراد حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قبلہ سے ہے۔ آج کل وہ نکاح بیوگان کی طرف خاص توجہ دے رہے ہیں۔ اخبار کے ذریعہ احباب کو معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ ان کی کوشش سے گذشتہ چند روز کے اندر ہی معزز احمدی گھرانوں کی دو بیواؤں کے نکاح ہو چکے ہیں"

خوشی کی بات

یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ کہ خدا نے غیر مبایعین میں سے "ایک پیر جوان ہمت کو اس ضروری کام کی توفیق دی"۔ جو غیر مبایعین کو "خدا اور رسول کے احکام" کی خلاف ورزی سے بچانے والا ہوگا۔ جس سے وہ "قومی و اخلاقی ضروریات" سے واقف ہو جائیں گے۔ جس کے ذریعہ ان کی نوجوان بیواؤں کی "سرد سرد آہیں اور گرم گرم آنسو" بند ہو جائیں گے جس کی وجہ سے انہیں" اپنی بدنصیبی اور قوم کی جہالت پر رات کی تاریکیوں اور علیحدہ گوشوں میں چھپ چھپ کر آنسو بہانے کی ضرورت نہ رہیگی"۔

ایک سوال

لیکن سوال یہ ہے۔ کہ کیا اس "ضروری کام" کی طرف اس انسان نے توجہ نہ دلائی تھی۔ جسے "مجدد وقت" کہا جاتا۔ اور جس کے متعلق اپنا مقصد بتایا جاتا ہے۔ کہ "مجدد وقت حضرت مسیح موعود کی تعلیم اور خدمات اسلام سے دنیا کو روشناس کرانا"۔ کیا "روشناس" کرانے کا یہی طریق ہے۔ کہ نکاح بیوگان کے سے اہم مسئلہ کو جس کے متعلق پیغام کا اپنا بیان ہے۔ کہ

"نوجوان بیواؤں کو شادی کی اجازت نہ دینا اخلاقی طور پر بہت ہی نقصان دہ ہے۔ اس کی تشریح کی ضرورت نہیں۔ یہ خطرہ مسلمان قوم کے سامنے اپنی پوری طاقت سے آ گیا ہے"

اس کے سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تو ذکر بھی نہ کیا جائے۔ اور ایک "ڈاکٹر" کے متعلق یہ بتایا جائے۔ کہ خدا نے اسے "اس ضروری کام کی توفیق دی۔ اور اس نے تن تنہا اس مبارک تحریک کا آغاز کر دیا ہے"

حضرت مسیح موعود کی تحقیر

اس کا مطلب سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانہ میں دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور جنہوں نے اپنا کام مسلمانوں کو اصل اسلام پر قائم کرنا اور تباہ کن اور ہلاکت آفریں باتوں سے بچانا قرار دیا۔ انہوں نے یا تو نکاح بیوگان کے مسئلہ کی طرف توجہ ہی نہ کی۔ اور مسلمانوں کو ہلاکت کے اس بہت بڑے خطرہ سے بچانے کا انہیں خیال ہی نہ آیا۔ یا پھر یہ خیال تو آیا۔ اور انہوں نے کوشش بھی کی۔ لیکن غیر مبایعین پر ان کی تلقین کا کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ حتےٰ کہ اب خدا نے "ایک پیر جوان ہمت کو اس ضروری کام کی توفیق دی۔ اور اس نے تن تنہا اس مبارک تحریک کا آغاز کر دیا"۔ اور اس طرح غیر مبایعین میں نکاح بیوگان کی تحریک جاری کرنے کے لئے مصلح بن کر کھڑا ہوا

"پیر جوان ہمت" کیلئے منصب

معلوم ہوتا ہے۔ اس "پیر" کو سرکاری ملازمت سے پنشن یاب ہونے پر کوئی نہ کوئی منصب دینے کی تجویز ہو رہی ہوگی۔ اگرچہ مولوی محمد علی صاحب "امارت" سے الگ ہو جانے پر آمادگی ظاہر کر چکے ہیں لیکن امید نہیں۔ اسے عملی طور پر درست ثابت ہونے دیں۔ اس لئے وہ تو بدستور امارت پر براجمان رہیں گے۔ اور چونکہ ڈاکٹر صاحب مولوی صاحب کے خسر واقعہ ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کے لئے کوئی خاص منصب ہونا چاہئے۔ اور وہ "مصلح" کا ہی ہو سکتا ہے۔ غالباً اسی کی داغ بیل ڈالتے ہوئے پیغام نے "حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قبلہ کی مساعی جمیلہ" کے متعلق افتتاحیہ لکھا ہے۔ جس میں ایک طرف تو غیر مبایعین کی حالت "یقیناً نہایت افسوسناک اور مایوس کن" ثابت کرکے انہیں ایک نئے مصلح کا محتاج قرار دیا ہے۔ اور دوسری طرف اس اصلاح کا سہرا "تن تنہا" ڈاکٹر صاحب کے سر باندھتے ہوئے یہاں تک لکھ دیا ہے۔ کہ

"ہر ایک کام کے آغاز میں گو بہت سی مشکلات ہوتی ہیں۔ ہر کوئی اپنے اندر اس کی ہمت نہیں رکھتا۔ لیکن اب تو کام کا آغاز ہو چکا ہے۔ کیا اس آغاز کو انجام کی طرف لے جانے کے لئے بھی ہمارے ہاتھ حرکت میں نہ آئیں گے"

گویا نکاح بیوگان کی تحریک کا آغاز رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد آج تک اگر کسی نے کیا ہے۔ تو وہ "ایک پیر جوان ہمت" "تن تنہا" "حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قبلہ" ہی ہیں۔ ان سے قبل نہ کسی نے اس طرف توجہ کی۔ اور نہ کسی کو اس کی ضرورت محسوس ہوئی۔

غیر مبایعین کو یہ نیا مصلح مبارک ہو۔ لیکن جن لوگوں نے خدا تعالےٰ کی طرف سے آنے والے مصلح اعظم سے فائدہ نہ اٹھایا۔ وہ پیغام کے بنائے ہوئے مصلح سے کیا نفع حاصل کر سکیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بات بات میں تحقیر کرنا۔ آپ کے صاف اور واضح ارشادات کو پس پشت ڈال دینا۔ آپ کے فقرات کی استہزا کے طور پر نقلیں اتارنا تو پیغام کا شغل ہے ہی۔ اس لئے "حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قبلہ" کے مقابلہ میں اگر آپ کو پیغام کوئی وقعت نہ دے۔ تو یہ تعجب کی بات نہ ہوگی۔ لیکن اپنے "حضرت امیر" کو بھی اس کا نکاح بیوگان کے سلسلہ میں کسی شمار و قطار میں نہ رکھنا۔ اور یہ کہنا کہ "حضرت ڈاکٹر بشارت احمد صاحب قبلہ نے تن تنہا اس مبارک تحریک کا آغاز کر دیا"۔ ضرور تعجب خیز ہے۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوتِ جسمانی

کے متعلق

ایک غلط فہمی کا ازالہ

احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ "الفضل" کے موجودہ سال کے خاتم النبیین نمبر میں "رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیرت انگیز قوت جسمانی" پر میں نے ایک مضمون تحریر کیا تھا۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ اس کی چند سطور سے بعض احباب کو سخت غلط فہمی ہوئی ہے۔ اور انہوں نے خیال کیا ہے۔ کہ گویا میں نے اس مضمون میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق نعوذ باللہ ایک ایسے خیال کا اظہار کیا ہے۔ جو احمدیت کی رُوح کے سراسر خلاف اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے تقدس و کمال کے بھی صریح منافی و مغائر ہے۔

اظہار افسوس

مجھے اس بات پر یقیناً افسوس ہے۔ کہ اس مضمون کے تحریر کرتے وقت میرے الفاظ زیادہ محتاط نہ رہے۔ مگر باوجود اس کے یہ بھی ایک حقیقت اور امر واقع ہے۔ کہ اس مضمون کے دوران میں میرے وہم و گمان میں بھی وُہ بات نہیں آئی تھی۔ جس پر بعض احباب اس مضمون کو پڑھکر پہونچے۔ لیکن چونکہ وُہ ایسی بات نہیں۔ جس پر قطعی خاموشی اختیار کی جاسکے۔ اس لئے باوجود اس بات کے کہ اس مضمون کو شایع ہوئے ایک مہینہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے۔ میں نے مناسب سمجھا۔ کہ اس غلط فہمی کی تردید کرتے ہوئے اپنے مضمون کے اس خاص پہلو کی احباب پر حقیقت واضح کروں۔

غلط فہمی پیدا کرنے والے الفاظ

میں نے تحریر کیا تھا۔

"رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی قوت جسمی کا اس امر سے بھی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اطباء ۵۰ سے لیکر ۶۰ برس تک کی عمر کے زمانہ کو سن الانحطاط یا سن الکہولت کہتے ہیں۔ اس میں انسانی جسم کمزور ہو جاتا ہے۔ مگر آپ کی طاقت کا یہ حال تھا۔ کہ آپ نے باوجود عمر کے انحطاط کے سن کہولت میں ہی متعدد شادیاں کیں۔ حتےٰ کہ آخری عمر میں آپ کی ازواج مطہرات کی تعداد نوؔ تک پہونچ گئی تھی"

ان الفاظ سے یہ نتیجہ نکالا گیا۔ کہ گویا رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق میں نے نعوذ باللہ اپنے اس خیال کا اظہار کیا ہے، کہ آپ نے اپنی آخری عمر میں جس قدر شادیاں کیں۔ وُہ محض اس لئے کی تھیں۔ کہ آپ کی قوت مردمی اس بات کا تقاضا کرتی تھی۔

رسول کریم کی شادیوں کی اغراض

حالانکہ یہ نتیجہ ان الفاظ سے نہیں نکل سکتا۔ اور اگر نکل بھی سکتا۔ تو کم از کم میرا منشا یہ نہیں تھا۔ کہ میں اس خیال کا اظہار کروں۔ کیونکہ میں اس امر کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے۔ خوب سمجھتا ہوں۔ اور میں کیا، ہماری جماعت کا ہر فرد اس مسئلہ سے بخوبی آگاہ ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس قدر بھی شادیاں کیں۔ وُہ نفسانی اغراض کے ماتحت قطعاً نہیں تھیں۔ بلکہ بہت سے دینی اور سیاسی یا قومی اور ملکی اغراض و مقاصد تھے۔ جن کے پورا کرنے کے لئے آپ نے اس ذمہ داری کو اُٹھایا۔ اور جن کی سرانجام دہی کے لئے آپ نے بڑھاپے میں یہ عظیم الشان بوجھ برداشت فرمایا۔ اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو نعوذ باللہ عیش اور ہوائے نفسانی کا اتباع مقصود ہوتا۔ تو کوئی وجہ نہیں تھی۔ کہ آپ اپنے شباب کے عالم میں کنواری لڑکیوں سے بیاہ نہ فرماتے۔ مگر آپ کے تقدس اور تبتل الی اللہ اور زہد و اتقا کا ہی کرشمہ تھا۔ کہ عین شباب کے عالم میں جب آپ نے شادی کی۔ تو ایک چالیس سالہ بیوہ سے۔ اور اپنی عمر کی وُہ گھڑیاں جنہیں لوگ دیوانگی سے تعبیر کیا کرتے ہیں۔ اُسی بیوی کے ساتھ گذار دیں۔ پھر جب آپ کی عمر کے پچاسویں سال آپ کی رفیقۂ حیات یعنی حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہا۔ انتقال فرما گئیں۔ تو اُن کے بعد بھی آپ نے کسی کنواری لڑکی سے شادی نہ کی۔ بلکہ اس عورت سے کی۔ جو عمر رسیدہ اور بیوہ اور پھر نہایت سادہ شکل کی تھیں۔ کیا اس میں ایک غور کرنے والے انسان کے لئے بصیرت کا سامان موجود نہیں ہے۔ ۵۵ برس تک جو آپ کی امنگوں کا زمانہ تھا۔ جس میں خواہشات نفسانی نفس کے بندوں کو اسیر بنا لیا کرتی ہیں۔ ایسی پاکیزگی طہارت اور نیکی و صلاحیت میں گذرے۔ کہ کفار بھی پکار اُٹھے۔ یہ محمد (صلعم) تو اپنے رب کا عاشق ہے۔ کیا نعوذ باللہ ایک عیش پرست اور دُنیا دار انسان بھی اسی طرح کیا کرتا ہے۔ کہ اگر شباب میں شادی کرے۔ تو چالیس سالہ بیوہ سے کرے۔ اور جب وُہ فوت ہو جائے، تو اُس کے بعد بھی ایک عمر رسیدہ اور بیوہ عورت سے شادی کرے۔

یہ کہنا ہرگز قابل قبول نہیں ہوسکتا۔ کہ رسُول کریم صلی اللہ علیہ کو کنواری لڑکیاں بیاہ کے لئے مل نہیں سکتی تھیں۔ کیونکہ کفار خود آ آ کر کہتے۔ کہ اے محمدؐ اگر تو اپنے اس نئے دین کی اشاعت کا خیال دل سے ہٹا دے۔ تو ہم عرب کی سب سے زیادہ حسین و جمیل عورت سے بیاہ کئے دیتے ہیں۔ خود اسلام کے شیدائی جنہوں نے آپ پر اپنا جان و مال سب قربان کر دیا تھا۔ ان کو اگر اشارہ بھی ہو جاتا۔ تو وُہ آپ کی غلامی میں اپنی لڑکیوں کو داخل کرنا سعادت دارین سمجھتے۔ مگر نہیں۔ اپنے شیدائیوں کے حلقہ کے وسیع ہونے کے باوجود۔ کفار کے پیہم اصرار و مطالبات کے باوجود آپ نے اس طرف اپنا رُخ ہی نہیں کیا۔ بلکہ خدا سے لو لگائی۔ اور دُنیا کو پرِ پشہ جتنی بھی وقعت نہیں دی۔

اس کے بعد صرف حضرت عایشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا ہیں۔ جن سے شادی کی۔ وُہ کنواری تھیں۔ باقی جس قدر بھی عورتوں سے آپؐ نے بیاہ کئے۔ وُہ سب کی سب بیوہ تھیں۔ ہر ایک پختہ عمر کی تھیں۔ کسی کا ایک اور کسی کے دو خاوند وفات پا چکے تھے۔ یہ تمام شادیاں رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اغراض و مقاصد کے ماتحت فرمائیں۔ اُن میں یا تو مصیبت زدہ بیوگان اور اُن کے یتیم بچوں سے ہمدردی تھی۔ یا مختلف قبائل اور اقوام کے ساتھ رشتہ داری کے تعلقات قائم کر کے ملک میں امن و امان قائم کرنا مدنظر تھا۔ یا کسی کفر و جاہلیت کی رسم کو توڑنا اور دین کے کسی مسئلہ کی حقیقت لوگوں پر واضح کرنا مقصود تھا۔ جیسے حضرت زینب بنت جحش کا واقعۂ نکاح ہے۔ یا یہ غرض تھی کہ نا شریف دشمنوں کے ساتھ ان کی شان کے شایاں سلوک کیا جاسکے۔ اور ان کے احساسات کو صدمہ سے بچایا جاسکے۔ یا یہ بھی وجہ تھی۔ کہ تا آپ تعدد ازواج کے لئے اپنی امت کے لئے نمونہ بنیں۔ اور لوگوں کو بتائیں۔ کہ یتامیٰ و بیوگان کے ساتھ کس قدر ہمدردانہ سلوک کرنا چاہئے۔ اور پھر سب سے بڑی غرض یہ تھی۔ کہ آپ کی یہ بیویاں فرقۂ نسواں میں دین کی تعلیم کو پھیلا کر آپؐ کے اصلی فرض منصبی کے پورا کرنے میں ممد اور معاون ثابت ہوں۔

خلاصہ اغراض

غرض امن جوئی کے لئے۔ یا عورتوں میں اسلام کی اشاعت کے لئے۔ یا قبائل میں اتحاد اور اسلامی رُوح پھونکنے کیلئے۔ یا امت کیلئے نمونہ کے لئے۔ یا کفر و جاہلیت کی رسومات توڑنے کے لئے۔ یا اس لئے کہ تا اور اغراض میں وُہ ممد اور معاون ثابت ہوں۔ رسُول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے متعدد شادیاں کیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ آپؐ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی موجودگی کے باوجود اور بھی شادیاں کیں۔ غرض کوئی بھی پہلو لے لیا جائے یہ ایک حقیقت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھاپے میں جو شادیاں کیں۔ وُہ مختلف قومی اور سیاسی۔ ملکی اور دینی اغراض کے لئے کیں۔ اور درحقیقت یہ ایک قربانی تھی جو رسُول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کی۔ اور ایک بوجھ تھا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُٹھایا۔

شباب میں ضبطِ نفس

پس جب میں اس امر کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے خوب سمجھتا ہوں۔ تو کس طرح ہو سکتا تھا۔ کہ میں اپنے مضمون میں

یہ بات لکھ دیتا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نعوذ باللہ اس لئے زیادہ شادیاں کیں۔ کہ آپ میں قوت مردمی زیادہ تھی۔ قوت مردمی آپ کے اندر جس قدر شباب کے عالم میں ہو سکتی تھی۔ بڑھاپے میں نہیں ہو سکتی تھی۔ مگر شباب میں آپ کا ضبط نفس دیکھکر پتہ چلتا ہے۔ کہ ان شادیوں کی اور ہی وجوہات تھیں۔ اور وہ وہی ہیں۔ جنہیں اختصاراً میں نے اوپر بیان کر دیا۔

اصل مطلب

پس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شادیوں کی تو بیشک اور ہی وجوہات تھیں۔ مگر اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں۔ کہ میں نے یہ الفاظ اپنے مضمون میں کس غرض سے لکھے تھے۔ درحقیقت میں نے یہ لکھا تھا۔ کہ میرے نزدیک رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت جسمانی کا ایک یہ بھی بہت بڑا ثبوت تھا۔ کیونکہ بیشک آپ نے شادیاں اگرچہ اور اور اغراض و مصالح کے ماتحت کیں۔ مگر آپ کا اس بوجھ کو برداشت کرنا بھی آپ کی طاقت و قوت کا بہت بڑا ثبوت ہے۔ اگر آپ ان کے حقوق ادا نہ کر سکتے تو یہ ایک کمزوری ہوتی مگر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر ظاہری اور باطنی کمال سے فیض یاب فرمایا تھا۔ آپ نے بیشک شادیاں کیں۔ اور بڑھاپے میں کیں۔ اور مختلف دینی اغراض کے لئے کیں۔ مگر باوجود اس کے آپ کا اپنی تمام بیویوں کے حقوق ادا کرنا یہ ثبوت ہے۔ آپ کی طاقت و قوت کا اور یقیناً خدا کے پیارے اس طاقت میں بھی کمزور نہیں ہوتے

ایک حدیث کی تشریح

دوسری بات جس سے بعض احباب کو غلط فہمی ہوئی۔ وہ ایک حدیث ہے۔ جسے میں نے اپنے اُس مضمون میں بیان کیا تھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بعض دفعہ ایک ہی رات اپنی ساری بیویوں کے پاس سے ہو آتے تھے۔ اس حدیث سے یہ سمجھا گیا۔ کہ گویا اس سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیش پرست انسان تھے۔ حالانکہ یہ شبہ بات کو پورے طور پر نہ سمجھنے کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے۔ یہ حدیث درحقیقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے تقویٰ اور طہارت کی دلیل ہے۔ نہ کہ آپ پر الزام عائد کرنے والی کیونکہ اوّل تو اس حدیث میں یہ نہیں لکھا۔ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزانہ ایسا کیا کرتے تھے۔ یہ ایک خاص واقع کی طرف اشارہ ہے۔ دوسرے یہ کہ اس حدیث سے پتہ چلتا ہے۔ کہ بڑھاپے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر کسقدر قوت موجود تھی۔ بھلا سوچو تو کہ وہ شخص جو بڑھاپے میں اتنی طاقت رکھتا ہو۔ جوانی کے عالم میں کتنی طاقت رکھتا ہوگا۔ جو شخص سن الانحطاط میں اتنی طاقت کا مالک ہو۔ وہ شباب کے عالم میں کیسا منہ زور ہوگا۔ مگر باوجود اس کے آپ کا شباب عالم میں چالیس سالہ بیوہ کیساتھ شادی کرنا۔ اور اسی کے ساتھ اپنی عمر کے ۲۵ سال گزار دینے۔ اور پھر ایسے تقویٰ اور طہارت میں گذارنے کو چیلنج دینا۔ ولقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلون لے کفار کے گروہ میرا کوئی گناہ ثابت کرو۔ اور پھر کفار کا منہ تکتے رہ جانا۔ بلکہ یہاں تک کہہ اٹھنا۔ عشق محمد علےٰ ربہٖ یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو اپنے رب کا عاشق ہے دلیل اور ثبوت ہے۔ کہ آپ فی الحقیقت سید المعصومین تھے۔ کیونکہ جب بڑھاپے میں طاقت کا یہ حال تھا۔ کہ آپ اپنی بیویوں کے حقوق ادا کر سکتے تھے۔ تو جوانی کی طاقت کا تو ہم اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔ مگر باوجود اتنی طاقت کے آپ کا ضبط نفس۔ آپ کا زہد و اتقاء آپ کا مخالفین کو چیلنج دینا آپ کا چالیس سالہ بیوہ کے ساتھ پچاس سال کی عمر تک نباہنا۔ آپکے تقویٰ اور طہارت اور پاکیزگی کا نہایت بیّن ثبوت ہے۔

ایک اعتراض کا جواب

وگرنہ کوئی کہہ سکتا تھا۔ کہ اکیلی خدیجہ پر اس لئے قانع رہے۔ کہ آپ میں طاقت ہی معمولی تھی۔ سو آپ کی شادیوں نے اس اعتراض کو حل کر دیا۔ کہ آپ کا جوانی میں ایک بڑی عمر کی خاتون سے شادی کرنا بوجہ کمزوری کے تھا۔ نہ کہ بوجہ تقویٰ کے اور ثابت کر دیا۔ کہ آپ نے اگر جوانی میں ایک بڑی عمر کی عورت سے شادی کی۔ تو یہ کام بھی محض خدا کے لئے تھا۔ اور بڑھاپے میں اگر ایک سے زاید شادیاں کیں۔ تو وہ بھی محض خدا کے لئے تھا۔

الغرض یہ حدیث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تقویٰ اور طہارت کو ثابت کرنے والی ہے۔ نہ کہ نعوذ باللہ آپ کو عیش پرست ثابت کرنے والی۔ یہی دو باتیں تھیں جنکے متعلق مجھے معلوم ہوا۔ کہ بعض احباب کو ان سے غلط فہمی پیدا ہوئی ہے ؀

خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل قادیان

نور ہسپتال قادیان کے متعلق
صدر انجمن کے منظور کردہ قواعد

رپورٹ ناظر صاحب امور عامہ کہ قادیان کی آبادی اس قدر بڑھ گئی ہے۔ کہ انجمن نے اپنے کارکنوں کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے لئے نور ہسپتال میں ایک زاید اسامی سب چارج کی منظور کی ہوئی ہے۔ مگر کام اس قدر بڑھ گیا ہے۔ کہ یہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔ کہ کچھ قواعد اور فرائض تجویز کرائے جائیں۔ تا سہولت کے ساتھ کام چلتا رہے ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کی مساعی جمیلہ سے نور ہسپتال اب سیکنڈ گریڈ ہسپتال بن گیا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس بات کا خیال رکھا جائے۔ کہ ہسپتال کی شہرت کو کسی طرح نقصان نہ پہنچے۔ ہسپتال کے کام کے لئے مندرجہ ذیل قواعد تجویز کئے جاتے ہیں :-

(۱) اوٹ ڈور حاضری اوسطاً روزانہ ۱۰۰ متوقع کی جاتی ہے۔

(۲) انڈور " " ۷ " " " " "

(۳) میجر آپریشن اوسطاً سالانہ ۳۶ خیال کئے جاتے ہیں۔

(۴) سب چارج کے جانے پر مدارس کے بورڈنگوں اور محلہ جات میں کارکنوں کیلئے پرائیویٹ راونڈ کرکے وزٹ کا انتظام کیا جائے گا۔

(۵) ضرورت حقہ پر انجمن کا ایک کارکن یا کارکن کا قریبی رشتہ دار جن کا وہ ذمہ دار ہے۔ اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ ڈاکٹر صاحب اسے گھر پر دیکھیں۔ سیریس کیس کا فیصلہ کہ وہ کیس سیریس ہے یا نہیں۔ ڈاکٹر کے ہاتھ میں ہوگا۔ اور وہی اس کا ذمہ وار ہوگا۔ معمولی بیماری میں اگر ڈاکٹر صاحب کو گھر پر بلایا جائے تو یہ ڈاکٹر صاحب کے اپنے اختیار میں ہوگا۔ کہ جائیں یا نہ جائیں۔ یا اگر جائیں تو فیس چارج کریں۔ (۶) اگر غیر کارکن احباب کارکنوں کی شرح کے مطابق چندہ ہسپتال دیں۔ تو انجمن خاص ان کے لئے میڈیکل ایڈ کا انتظام کر سکتی ہے۔ لیکن اگر وہ اسطرح چندہ نہ دیں۔ تو ڈاکٹر صاحب کا حق ہوگا۔ کہ وہ مناسب فیس چارج کریں۔ مثلاً ۲ روپیہ فی وزٹ جو سرکاری شرح مقرر ہے۔ یعنی اس صورت میں کہ ڈاکٹر صاحب کو کوئی غیر کارکن گھر پر بلائے لیکن ہسپتال میں ان ڈور یا آؤٹ ڈور میں ہسپتال کا چندہ دینے والے یا نہ دینے والے کی کوئی تمیز نہیں ہے۔

(۷) نور ہسپتال کا وقت عام طور پر ۵ گھنٹے روزانہ ہوگا۔ اور وقت ایسا رکھا جائے گا۔ کہ کارکن اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

(۸) انچارج نور ہسپتال کا فرض ہوگا۔ کہ کم از کم ایک درجن لیکچر سال بھر میں قادیان میں مختلف ضروری مضامین حفظان صحت اور تیمار داری وغیرہ پر دیں یا دلوائیں۔

(۹) آئندہ بجٹ میں سب چارج کی آسامی کے لئے باقاعدہ گریڈ رکھا جائے۔ تاکہ وہاں جو کارکن رکھا جائے۔ وہ اپنے پرائیویٹ پریکٹس کا خیال م کر کے آئے۔ وہ گریڈ وہی ہو۔ جو سرکاری ہوتا ہے مع رپورٹ محاسبہ کمیٹی۔ کہ سب کمیٹی کو اس تجویز سے اتفاق ہے۔ کہ سب چارج سرکاری گریڈ کی ابتدائی تنخواہ پر رکھا جائے۔ یہ تنخواہ ۷۰ روپے ہوتی ہے۔ اس کے لئے نور ہسپتال کے عملہ میں گنجائش نکل سکتی ہے۔ کیونکہ پچاس روپے ماہوار کے حساب سے تمام سال کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے۔ اور سب چارج صرف ڈھائی ماہ رہا ہے۔ اس لئے یکم دسمبر سے آخر سال تک پانچ ماہ کے لئے بحساب ۷۰ روپے گنجائش موجود ہے ؀

پیش ہوکر فیصلہ ہوا کہ :-

تجاویز ناظر امور عامہ متعلق شفاخانہ منظور ہیں

جماعت ہائے یوپی کے لئے اعلان

پہلے بھی اس امر کا اعلان ہو چکا ہے۔ کہ مولوی محمد زبیر صاحب علاقہ یوپی کیواسطے جماعت احمدیہ کے سیکرٹری امور خارجہ ہیں۔ چونکہ اب یوپی میں بعض احباب کی کوشش سے پراونشل انجمن بن گئی ہے۔ اس واسطے دوبارہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے۔ کہ سیاسی امور کی نمائندگی کے واسطے جہاں کہیں

مختصر روئداد جلسہ سالانہ انجمن احمدیہ سامانہ

۲۸ر نومبر علماء کرام تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ میں مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے جماعت کو بعض نہایت ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ بعد نماز عشاء مہاشہ محمد عمر صاحب مولوی فاضل نے "وید اور قرآن کا مقابلہ" پر زبردست تقریر کی۔ اس تقریر کا پبلک پر عمدہ اثر ہوا۔ بعدہٗ مولانا غلام رسول صاحب نے "آریہ سماج کے اعتراضات اسلام پر اور اُن کے جوابات" پر عالمانہ تقریر فرمائی۔ رات کو ۱۲ بجے جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔

۲۹ر نومبر کا جلسہ

۲۹ر نومبر۔ پہلا اجلاس صبح ۱۱ بجے سے ۱۲½ بجے تک ہوا جس میں مولوی محمد حسین صاحب نے صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر تقریر کی۔

دُوسرا اجلاس بعد نماز ظہر شروع ہوا جس میں مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے خصوصیات اسلام بمقابلہ دیگر مذاہب پر پُرزور لیکچر دیا۔ ہر خصوصیت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے وجود باجود کو پیش فرمایا۔ تیسرا اجلاس ۸ بجے شب شروع ہوا۔ پہلی تقریر بابو عبدالحمید صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ دھلی کی "علامات مسیح و مہدی" پر ہوئی۔ آپ نے جملہ مذاہب کی کتب مقدسہ سے اس زمانہ کی علامات بیان فرماتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پُرزور الفاظ میں پیش کی۔ پھر مولانا غلام رسول صاحب نے "حقیقت اسلام" پر تقریر فرمائی۔ جو ۹½ بجے سے ۱۲ بجے تک جاری رہی۔ مولانا نے ختم نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کو عجیب انداز سے پیش فرمایا۔

احمدیہ مبلغ آریہ مندر میں

آریہ مندر میں سوامی رودرانند ہمارے خلاف تقریر کر رہا تھا۔ جس کا علم ہوتے ہی مولوی عمر الدین صاحب اور مہاشہ محمد عمر صاحب سماج مندر میں گئے۔ آریہ لیکچرار بڑی بڑی ڈینگیں مار رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا مجھے الہام ہوا تھا۔ کہ مرزائی میرے مقابلہ پر نہ آئیں گے۔ اُس کے ان الفاظ کے ساتھ ہی مولوی عمر الدین صاحب نے کھڑے ہوکر کہا۔ آپ کے الہام کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے میں اور مہاشہ محمد عمر صاحب یہاں موجود ہیں۔ تمام رات آپ تبادلہ خیالات اسی جگہ کرلیں۔ یہ سُنکر سوامی جی دم بخود ہوگئے۔ اور کہنے لگے۔ آپ کی تو میں اپنے لیکچر میں تعریف کر چکا ہوں۔ آپ لوگ بہت فراخ حوصلہ ہیں۔ مگر تبادلہ خیالات پر آمادہ نہ ہوئے۔

۳۰ر نومبر کا جلسہ اور مناظرہ

۳۰ر نومبر پہلا اجلاس ۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک ہوا جس میں بابو عبدالحمید صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کارنامے" پر تقریر فرمائی۔ دوسرا اجلاس ۳ بجے شروع ہوا۔ سوامی رودرانند قرآن پاک کے الہامی ہونے پر معترض کی حیثیت سے میدان میں آئے۔ ہماری طرف سے مولوی عمر الدین صاحب شملوی تھے۔ علاوہ سامانہ کی مسلم وغیر مسلم پبلک کے پٹیالہ سے بہت سے تعلیم یافتہ معزز مسلم وغیر مسلم اصحاب تشریف لائے تھے۔ سوامی صاحب کے ہر اعتراض کا معقولی و منقولی جواب مولوی عمر الدین صاحب نے دیا۔ اور تمام اعتراضات کا قلع قمع کر دیا۔ علاوہ مسلم اصحاب کے غیر مسلم سناتنی اصحاب بھی اس بات کو مان گئے۔ کہ احمدی کے مقابلہ سے آریہ بالکل عاجز ہے اور اپنا وقت ٹال رہا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس کا اظہار بھی کیا۔ تیسرا اجلاس رات کو ۸½ بجے سے ۹½ بجے تک ہوا جس میں مہاشہ محمد عمر صاحب نے تقریر کی۔ اور ویدوں کی اصلی تعلیم پبلک کے سامنے پیش کی۔ سوامی صاحب کے آنے کا انتظار کیا گیا۔ مگر وُہ نہ آئے۔

یکم دسمبر کا جلسہ

پہلا اجلاس بعد نماز ظہر ۲ بجے شروع ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ مولوی محمد حسین صاحب نے فلسفہ رسالت پر تقریر کی۔ ان کے بعد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے فلسفہ توحید پر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ دوسرا اجلاس ۸ بجے شب شروع ہوا جس میں مولانا راجیکی نے "ناجی فرقہ کے نشانات" پر تقریر کی۔ بعد میں مولوی محمد حسین صاحب نے ایک سوال کے جواب میں مختصر سی تقریر کی۔ ان کے بعد سیکرٹری جلسہ نے اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کیا۔ نیز حکام اور دیگر احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور دُعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا ؛ (خاکسار فضل الرحمٰن از سامانہ)

جلسہ پر آنیوالے احباب کے فائدہ کی باتیں

(۱) ۲۶ر دسمبر جمعہ بوجہ تعطیل ہونے کے ۲۵ر دسمبر بروز جمعرات کو (یعنی رات مابین بدھ اور جمعرات بعد ۱۲ بجے) ہر سٹیشن سے قادیان مُغلاں کے واسطے معمولی ویک اینڈ واپسی ٹکٹ مل سکیگا۔ لہٰذا پنجاب یو۔پی اور بنگال سے جلسہ پر آنے والے احباب ویک اینڈ کا فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ اپنے سٹیشن سے براہ راست قادیان مُغلاں سٹیشن کا ٹکٹ حاصل کریں۔ ایسے واپسی ٹکٹوں پر بروز بدھ مورخہ ۳۱ر دسمبر تک اپنے سٹیشن پر واپس پہونچ سکتے ہیں۔ منگل وار ۳۰ر دسمبر بھی تعطیل ہونے کے سبب واپسی ٹکٹ بدھ تک چل سکیں گے۔ کوئی سٹیشن اگر جمعرات کو ویک اینڈ واپسی ٹکٹ دینے میں معترض ہو۔ تو ریلوے ویکلی گزٹ نمبر ۲ بابت ماہ جنوری ۱۹۳۰ء کا حوالہ دیں۔ حسن اتفاق سے اور اللہ تعالےٰ کے فضل کے ماتحت معمول سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد واپسی ٹکٹوں کا فائدہ حاصل کرنے کا موقعہ احباب کو مُبارک ہو۔ خدا کرے۔ زیادہ سے زیادہ احباب جلسہ پر پہونچنے کی کوشش کریں۔

(۲) اگر اس سے بھی زیادہ کسی دوست کو قادیان ٹھیرنا ہو۔ تو وُہ کرسمس واپسی ٹکٹ حاصل کرے۔

(۳) واضح ہو۔ کہ کرسمس واپسی کے مقابلہ میں ویک اینڈ واپسی ٹکٹ میں بہت زیادہ فائدہ ہے۔

(۴) احباب اپنے سٹیشن سے ضرور براہ راست قادیان مغلاں کا ٹکٹ حاصل کریں۔

(۵) تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ کئی مسافروں کے واسطے مل کر ایک ہی پیپر ٹکٹ پر اکٹھا ٹکٹ لینے میں دوران سفر یا یہاں سے واپسی پر نقصان اور تکلیف ہوتی ہے۔ یعنی رستہ میں کسی سٹیشن پر اگر کوئی آدمی آگے پیچھے رہ جائے۔ یا یہاں سے الگ الگ واپس سفر کرنا ہو۔ تو دقت ہوتی ہے۔ لہٰذا علیحدہ علیحدہ ٹکٹ حاصل کئے جائیں۔ افسران ریلوے کا حکم ہے۔ کہ ہر مسافر کو الگ الگ ٹکٹ دیا جائے۔ لہٰذا وقت سے پہلے سٹیشن پر آجانے سے ٹکٹ حاصل کرنے میں دقت نہیں ہونی چاہئے۔

(۶) ملازمان ریلوے سے اخلاق اور محبت سے پیش آنا چاہئے۔

(۷) دوران سفر میں اپنے سامان۔ اپنے بچوں خصوصاً مستورات کا خیال رکھیں۔

(۸) سفر۔ کرایہ۔ ریزرو گاڑی۔ پارسل۔ سامان الغرض ریلوے کے متعلق ہر قسم کی معلومات احباب مجھسے بذریعہ جوابی کارڈ دریافت فرما سکتے ہیں۔ تین سال سے بارہ سال کے بچہ کا نصف ٹکٹ ضرور خریدیں ؛ (خاکسار فقیر علی احمدی سٹیشن ماسٹر قادیان مغلاں)

اعلان متعلق بکڈپو

صدر انجمن احمدیہ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بُک ڈپو کے موجودہ انتظام کی بجائے فروختگی کتب بذریعہ کمیشن ایجنٹ کرائی جائے۔ اس غرض کے لئے تین سال کے لئے ٹھیکہ دیا جانا منظور ہوا ہے۔ کل اخراجات عملہ۔ سائر۔ سفر خرچ و اشتہارات وغیرہ کمیشن ایجنٹ کے ذمہ ہونگے۔ جسے معقول کمیشن دیا جائے گا۔ اور جو قرضہ ٹھیکہ دیئے جانے کے وقت قابل وصُول ہوگا۔ وُہ بھی کمیشن ایجنٹ کو وصُول کرنا ہوگا۔ جس کے لئے اس کو کمیشن علیحدہ دیا جائیگا۔ مفصل شرائط دفتر ناظر تجارت قادیان سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ ٹھیکہ لینے کے لئے قادیان میں حاضر ہوکر شرائط معلوم کرنی اور پھر تحریری درخواست ۱۰ر جنوری ۱۹۳۱ء تک پیش کرنی ضروری ہے۔ خواہشمند احباب بہت جلد توجہ کریں۔ اور اس موقع سے فائدہ اُٹھائیں ؛ (ناظر تجارت قادیان)

اشتہار دینے والے اصحاب

سالانہ جلسہ سے قبل جس قدر پرچے شایع ہونگے۔ ان میں اشتہار دینا فوائد کے لحاظ سے بہت مفید ہو سکتا ہے۔ کیونکہ سالانہ جلسہ پر آنیوالے ضروری اشیاء کی خرید و فروخت بھی کرتے ہیں پس مشتہر صاحبان جلد اشتہار شایع کرائیں ؛

باموقعہ قابل فروخت اراضی

رعایتی قیمت پر

(۱) ۹ کنال اراضی۔ برلب سڑک، قادرآباد کی طرف مسجد مبارک سے ۲،۳ منٹ کے فاصلہ پر قیمت ۵ روپیہ فی مرلہ۔ اکٹھا رقبہ لینے والے سے کچھ رعایت کیجاسکتی ہے:

(۲) ۵ کنال اراضی برلب سڑک۔ منڈی سے چند قدم کے فاصلہ پر۔ بہت اچھا موقعہ ہے

(۳) ۲ کنال۔ مسجد نور سے ایک منٹ کے فاصلہ پر۔ بورڈنگ کے قریب جامعہ احمدیہ کے پچھواڑے قیمت ۳۰ روپیہ فی مرلہ۔ یہاں پہلے ۳۵ روپیہ فی مرلہ اراضی فروخت ہوچکی ہے یہ تینوں رقبے احباب موقعہ دیکھکر خرید کریں۔ تاکہ ان کے باموقعہ ہونیکا اندازہ کرسکیں خط و کتابت حسب ذیل پتہ پر کریں:

محمد عبداللہ خان آف مالیر کوٹلہ قادیان

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع کیا جاتا ہے۔ کہ ملک چراغ دین ٹھیکیدار نے جاکو لاڑی سے کوٹ لکھپت کے لئے بجری کی ایک ویگن انوائس نمبر ۲ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۳۰ء کے ماتحت بک کرائی تھی۔ اور یکم اگست ۱۹۳۰ء کو اس کی ڈلیوری بھی لی تھی اگر ۶ جنوری ۱۹۳۱ء سے پہلے پہلے تمام واجب الادا رقوم کو ادا کر کے کوٹ لکھپت سے وہ بجری اٹھا نہ لی گئی۔ تو وہ بذریعہ نیلام عام فروخت کردی جائیگی۔ اور اس کی جو قیمت وصول ہوگی۔ اس کے متعلق زیر دفعہ ۵۵ و ۵۶ انڈین ریلوے ایکٹ نمبر ۹ ۱۸۹۰ء عملدرآمد ہوگا۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے
ہیڈ کوارٹر آفس
لاہور۔ مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۳۰ء

جے۔ ایچ۔ چیز
چیف کمرشل مینجر

نایاب تحفہ

جیلانی منجن مجرب عالیجناب خانصاحب حکیم ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب شمس الاطبا

ناظرین۔ ہم نے یہ منجن پبلک کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے اور اس نامراد بیماری پائیوریا جو کہ انسان کو بہت سی متعدی بیماریوں کا شکار بنادیتی ہے اسکو دور کرنیکے لئے ہم نے بڑی تحقیقات کی اور محنت سے جیلانی منجن تیار کیا ہے دانتوں میں خواہ کتنا ہی درد کیوں نہ ہو اس کے ایکدفعہ ملنے سے درد کو تسکین ہو جاتی ہے اور ہمیشہ درد دور ہو جاتا ہے اور خصوصاً دانتوں سے خون آنا اور مسوڑوں سے پیپ آنا اور ناسور ہو جانا اور منہ سے بدبو آنیکا حکمی اور شرطیہ علاج ہے اگر آپ اس مہلک مرض پائیوریا سے نجات پانا چاہتے ہیں تو جیلانی منجن استعمال کریں۔ جو شخص یہ ثابت کردے کہ جیلانی منجن پائیوریا کیلئے مجرب نہیں ہے اسکو مبلغ پچیس روپیہ نقد انعام۔ زیادہ تعریف فضول ہے۔ استعمال سے حق اور باطل عیاں ہو جائیگا۔ قیمت فی ڈبیہ ایکروپیہ علاوہ محصولڈاک نوٹ یکمشت پانچ ڈبیہ کے خریدار کو محصولڈاک معاف۔ ایجنٹوں سے خاص رعایت۔

ملنے کا پتہ:۔ شفاخانہ جیلانی گمٹی بازار لاہور

نیز اس دواخانہ سے ہر یونانی ڈاکٹری پیٹنٹ ادویات مقابلتاً ارزاں قیمت پر دستیاب ہو سکتی ہیں۔

صرف ایک دفعہ تین سو روپیہ لاگت لگا کر
ایک سو روپیہ ماہوار منافعہ حاصل کیجئے

ہمارا آہنی خراس (بیل چکی) لگا کر چھ روپے روزانہ آمدنی اور خرچ نکال کر خالص منافعہ یکصد روپیہ ماہوار رہیگا۔ خراس کے حالات اور تخمینہ مشینری کے لئے ہماری باتصویر فہرست مفت طلب فرمائیے:

ایم۔ اے۔ رشید اینڈ سنز بٹالہ۔ پنجاب

بے روزگاری سے نجات حاصل کرنیکا

ذریعہ اس وقت یہ ہے۔ کہ آپ امریکہ کے سربند سیکنڈ ہینڈ کوٹوں اور کٹ پیس کی تجارت کریں۔ اب ہم نے قیمتوں میں خاص رعایت کردی ہے یعنی مردانہ ہاف گرم کوٹ درجہ اول یکصد کوٹوں کی امریکن سربند گانٹھ کی قیمت دو صد روپیہ ہے۔ اور مردانہ اوور کوٹ پچاس عدد کی گانٹھ قیمت یکصد ستتر روپے ہے:

مختلف قسم کے خوشنما اور عمدہ کٹ پیس کی گانٹھیں جو یہاں تیار اور بند کی جاتی ہیں۔ قیمت یکصد پچاس روپیہ۔ پچیس فیصدی پیشگی آنے پر مال بصیغہ وی پی بھیجا جاتا ہے۔ مال گاڑی کا کرایہ بذمہ کمپنی ہوگا۔ اگر آپ پانصد روپیہ تک بارہ فیصدی سالانہ شرح سفاد پر روپیہ لگا دیں۔ تو آپ کو منافع کے علاوہ اسی مالیت کا مال بھی بھیج دیا جاویگا جو مال فروخت سے بچ جاوے۔ واپس لے لیا جاوے گا۔ مستعد ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے:

دی اینگلو امریکن ٹریڈنگ کمپنی بمبئی نمبر ۳

تار کا پتہ:۔ "Victorious"

ضرورت

تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور کو چند ایسے شریف سمجھدار اور محنتی آدمیوں کی ضرورت ہے جو ذیل کے کام کر سکیں۔

کمپنی ہذا کے تیار کردہ خوشبودار تیلوں اور عطروں وغیرہ کے نمونے مختلف شہروں کے دوکانداروں کو دکھلا کر فرمائشیں حاصل کر سکیں۔ ایک معمولی تجربہ کا انسان بھی یہ کام کر کے سو ڈیڑھ سو ماہوار کما سکتا ہے کیونکہ تمام اشیا بالکل خالص اور اعلیٰ درجے کی ہیں پیکنگ انشاء اللہ نہایت شاندار اور دیدہ زیب ہے کسی دوسرے کارخانہ کو ایسا اعلیٰ درجہ کا پیکنگ تیار کرنے کا حوصلہ نہیں ہو سکتا۔

(۲) کمپنی ہذا کے حصص فروخت کرنے پر کمیشن معقول دیا جائے گا

(۳) خود حصص خرید کر کمپنی کا حصہ دار بنکر گھر بیٹھے معقول نفع حاصل کیجئے۔

مکمل حالات کے لئے پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں۔

شیخ عنایت اللہ ٹکو مینیجنگ
ایجنٹس تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور

خنازیر اور بھگندر میں اپریشن نہ ہوگا

رحمت خداوندی (خصوصی)

اگر ہماری یہ دوائی امراض مندرجہ صدر کو اور ہر قسم کے ناسور کو محض ۲۵ یوم کے خوردنی استعمال سے بیخ و بن سے نہ اکھاڑ ڈالے۔ تو حلفیہ لکھنے پر کہ فائدہ نہیں ہوا ہم قیمت واپس کرنے کی ذمہ واری لیتے ہیں۔ یہ دوائی بحکم خدا سو فیصدی کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ صدہا روپیہ اپریشن پر خرچ کرنے اور تکلیف اٹھانے کی ضرورت نہیں اور نہ کسی دوائی کے لگانے۔ اور جلاب کا جھگڑا اور کشتہ جات سے پاک۔ آپ بدظنی سے اس دوائی کے فوائد سے محروم نہ رہیں۔ اگر اعتبار نہیں تو مطب میں آ کر علاج کرائیں اس صورت میں قیمت بعد فائدہ لی جاویگی۔ قیمت دوائی للعہ علاوہ محصولڈاک

مینیجر دار الشفا فیض عام ڈھک بازار گورنمنٹ پٹیالہ

ضرورت رشتہ

یوپی کے ایک خاندان کی دو مخلص احمدی اردو عربی انگریزی تعلیم یافتہ لڑکیوں کیلئے جن کی عمر ۱۵-۱۷ سال ہے۔ شریف برسر روزگار تعلیم یافتہ رشتوں کی ضرورت ہے مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

عبد الحکیم احمدی ہیڈ کوارٹر رائل ایرفورس نئی دہلی

غیبی فرشتہ

بڑے بڑے پیالے مت پیو

جن لوگوں کی صحت بالکل بگڑ چکی ہو۔ اور جسم پر مردنی سی چھائی رہتی ہو طبیعت ہر وقت بے چین رہتی ہو۔ قلت دم کی وجہ سے اعصاب کمزور ہو کر ڈھیلے پڑ چکے ہوں۔ اور قوت ہاضمہ بھی اپنا جواب دے چکی ہو لطیف سے لطیف غذا بھی ہضم نہ ہوتی ہو۔ اور ہر وقت کھٹے ڈکار آتے ہوں۔ وہ ہمارا تیار کردہ سفوف غیبی فرشتہ جو کہ نہایت خوشبودار اور خوش ذائقہ ہونے کے علاوہ قلیل المقدار بھی استعمال کرنا پڑتا ہے۔ استعمال کریں۔ میں یہ کہتا ہوں۔ کہ دنوں میں آپ سیروں دودھ گھی ہضم کرنے کے قابل ہو جائیں گے۔ اور تمام جسمانی خرابیاں دور ہو کر چند دنوں میں جسم کندن کے دمکنے لگ جائیگا۔ زیادہ لفاظی فضول مشک آنست کہ خود بوید نہ کہ عطار بگوید بصورت عدم فائدہ واپسی دام کی شرط ہے۔

ایک دفعہ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی ڈبیہ سفوف غیبی فرشتہ للعہ

لیبین سنیاسی (امراض چشم منٹوں میں فائدہ دینے والا اور عینک سے بے نیاز کرنیوالا۔ تمام عمر نظر یکساں رکھنے والا)

المشتہر۔ ایمانی سوداگر ٹوبہ ٹیک سنگھ لائلپور

ایک باموقعہ قطعہ اراضی قابل فروخت ہے

جو محلہ دار العلوم میں مسجد نور عمارت جامعہ احمدیہ و ہائی سکول اور جلسہ گاہ کے بہت قریب ہے۔ رقبہ قریباً آٹھ کنال ہے۔ اس کی اصل شرح للعہ فی مرلہ ہے مگر جلسہ کے لئے شرح بیس روپیہ فی مرلہ یعنی چار سو روپیہ فی کنال کر دی گئی ہے۔ اور سالم قطعہ کی صورت میں دس فیصدی مزید رعایت ہوگی۔

نوٹ۔ بعض اور قطعات بھی دس دس مرلہ اور ایک ایک کنال کے قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں قابل فروخت ہیں۔ اور ہر قطعہ کی قیمت بازاری ریٹ کے مطابق مقرر ہے موقعہ محل کا پتہ نقشہ آبادی قادیان سے بآسانی لگ سکتا ہے۔ جو کہ مع رعایتی قیمت بصرف ۸ ر کو قادیان میں تاجران کتب سے مل سکتا ہے:

خاکسار محمد اسماعیل احمدی رسولوی فاضل قادیان

معجون حیات یاقوتی

ایک بزرگ ولی اللہ کا عطیہ ہے۔ قیمتی جواہرات۔ بوٹیوں اور مشک وغیرہ اجزاء سے مرکب ہے تقویت اعضاء رئیسہ کے لئے بفضل تعالےٰ بے خطا چیز ہے۔ کیسی ہی گھبراہٹ اضطراب اور تکان کیوں نہ ہو۔ ایک ہی خوراک سے دور ہو جاتی ہے۔ مستورات کے رحمی امراض بالخصوص کے لئے نہایت مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ ۱۰ خوراک ا سے ۲ ر

حکیم محمد دین احمدی گوجرانوالہ

اعلان

ایک مکان دو منزلہ پختہ قریب مسجد محلہ دار الرحمت میں واقع ہے۔ اور اس کے ساتھ دس بارہ مرلہ زمین خالی بھی ہے۔ گویا مکان اور زمین ملا کر ایک کنال ہے۔ اس مکان کے قریب ایک کوآں عام بھی ہے۔ جس صاحب کو ضرورت ہو قیمت کا فیصلہ کر لیں

احمد نور کابلی مہاجر قادیان

قابل غور مشورہ

میں اللہ تعالےٰ کے فضل سے ایک عرصہ سے ہومیوپیتھک ڈاکٹری کی پریکٹس کر رہا ہوں۔ لہذا جس کسی احمدی بھائی کو کسی مرض یا علاج کے متعلق مشورہ کرنا ہو۔ تو جواب کے لئے صرف ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ فرما کر مجھ سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ دوائیں بھی بشرط طلب حتی الامکان بہترین روانہ کی جاتی ہیں۔ معزز احباب ہیمم چارٹ طلب فرماویں۔ اگر ڈاکٹر صاحبان فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو کلکتہ کے نرخ پر مجھ سے ہر قسم کی ادویات طلب کریں۔ بعض امراض کی دوائیں ہر وقت تیار رہتی ہیں

المشتہر: ڈاکٹر بشیر احمد احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ڈی۔ سی۔ ایچ ایچ۔ ڈی۔ ایس۔ سی تمغہ جات طلائی یافتہ طلاق محل کانپور۔

رشتہ کی ضرورت

ایک احمدی لڑکی کے لئے جس کی عمر ۱۶ سال ہے۔ تندرست مڈل پاس ہے عربی۔ فارسی۔ انگریزی اور کتب حضرت مسیح موعود پڑھی ہیں۔ رشتہ کی ضرورت ہے لڑکا کنوارا اور تندرست احمدی مبائع تعلیم یافتہ برسر روزگار یا کاروباری ہو ذات کا پٹھان نہ ہو۔ خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ سے خط و کتابت کریں

محمد بشیر الدین قانونگو تحصیل مودھا ضلع ہمیر پور ڈاکخانہ سرگاں

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

——— پیرس۔ ۶ ر دسمبر۔ موسو بارتھو نے جدید وزارت مرتب کرنے کی درخواست منظور کرلی ہے۔

——— لاہور۔ ۷ ر دسمبر۔ حکومت پنجاب نے حکم صادر کیا ہے۔ کہ ۲۳ ر دسمبر ۱۹۳۰ء کو لاہور کے تمام سرکاری دفاتر اور عدالتوں میں تعطیل منائی جائے۔ کیونکہ مذکورہ تاریخ کو پنجاب یونیورسٹی کا جلسہ تقسیم اسناد منعقد ہوگا۔

——— افغانستان کی تازہ اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ سلیمان خیلوں نے علی الاعلان محمد نادر شاہ کو اپنا بادشاہ تسلیم کر لیا ہے۔ صرف علاقہ غلزئی کے معدودے چند اشخاص کسی قدر ناراض ہیں۔ لیکن کسی قسم کی بدامنی کا اندیشہ نہیں۔

——— لندن۔ ۷ ر دسمبر۔ گول میز کانفرنس کی تمام منازل وزیر اعظم غور سے دیکھ رہے ہیں۔ اور اگر کوئی نازک موقعہ رُونما ہوا۔ تو وہ ضرور مداخلت کرینگے۔ وُہ دسمبر کے تیسرے ہفتہ تک تمام بڑے بڑے اصولوں پر مفاہمت حاصل کرنے کے متمنی ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ اس کے بعد فی الفور مسودہ قانون مرتب کرکے آئندہ سال کے آغاز ہی میں پارلیمنٹ میں پیش کردیں۔ اور اس میں ایسی شرط رکھیں۔ کہ جدید دستور اساسی کی تفصیلات بعد میں مرتب کی جاسکیں۔ ہندوستان کے لئے ترقی کا اس سے بہتر موقعہ کوئی نہیں ہوگا۔

——— لندن۔ ۸ ر دسمبر۔ ہفتہ مختتمہ کے دوران میں گول میز کانفرنس کے مندوبین نے متعدد اہم اجلاس منعقد کئے۔ ایک اجلاس میں بالاتفاق فیصلہ کیا۔ کہ مسلمانان پنجاب کو پنجاب کونسل میں ۵۱ فیصدی نیابت دی جائے۔ اور سکھوں کو جو اس وقت ۱۹ فیصدی نیابت حاصل ہے۔ بدستور قائم رہے۔ مسئلہ بنگال کا تصفیہ کرنے کے لئے بھی ایسی ہی مساعی عمل میں لائی جارہی ہیں۔

——— لندن۔ ۸ ر دسمبر۔ آج صبح فیڈریشن سب کمیٹی کے اجلاس میں سر سلطان احمد نے بحث و تمحیص کا آغاز کرتے ہوئے ایک سکیم پیش کی جس سے متعدد مندوبین نے اتفاق کیا۔ اس سکیم کی رُو سے فیڈریشن کے اجزائے ترکیبی یہ ہونگے۔ (۱) ریاستیں اور (۲) صوبے۔ مرکزی مجالس قانون ساز دو ایوانوں پر مشتمل ہونگی (۱) ایوان ادنےٰ اور (۲) ایوان اعلےٰ۔ ایوان ادنےٰ سارے کا سارا برطانی ہند منتخب کرے گا۔ اور ایوان اعلےٰ بالواسطہ صوبے منتخب کرینگے۔ تمام فیڈرل مسائل کا آخری تصفیہ ریاستیں کرینگی۔

——— معلوم ہوا ہے۔ کہ وزیر اعظم۔ لارڈ سینکے اور وزیر ہند ہندوؤں اور مسلمانوں کو اس غرض کے لئے ہر طرح کی دوستانہ امداد دے رہے ہیں۔ کہ وُہ اپنے اختلافات کا تصفیہ کرکے اقلیتوں کی سب کمیٹی کے اجلاس سے پہلے اپنا متفقہ اصول مرتب کرلیں۔

——— لندن۔ ۸ ر دسمبر۔ دارالعوام میں سر فریڈرک ہال نے تجویز پیش کی۔ کہ ہندوستان کے اخبارات کو ایسے بیانات شایع کرنے سے منع کردیا جائے۔ جن سے گول میز کانفرنس کو نقصان پہونچتا ہو۔ مثلاً یہ الزام کہ برطانی وزراء اور حکام نے ہندوستانی مندوبین کے ساتھ توہین آمیز سلوک کیا۔ وزیر ہند نے اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ ایسے بیانات شائع کئے گئے۔ جن سے اہل برطانیہ کے متعلق بدظنی اور بدگمانی پیدا ہونے کا امکان ہے۔ لیکن مجوزہ تدبیر پر عمل کرانے سے آپ نے معذوری کا اظہار کیا۔

——— سورت۔ ۸ ر دسمبر۔ گذشتہ شام یہاں بمبئی پریزیڈنسی کے طلباء کی کانفرنس کا افتتاح ہوا۔ لیکن جلسہ میں ایسی اودھم مچی۔ کہ ارکان جلسہ دست بدست لڑائی پر اتر آئے۔ تنازعہ کی صورت اس وقت پیدا ہوئی۔ جب کانفرنس اس قرار داد پر غور کررہی تھی۔ جس کے ذریعہ سے کالجوں اور سکولوں کے طلباء پر زور دیا گیا تھا کہ دو ماہ کے بعد اپنی تعلیم اور پڑھائی کو کالجوں کے دوبارہ کھلنے تک معطل کردیں۔ اور قومی تحریک میں شامل ہوجائیں۔

——— کوئمبٹور۔ ۸ ر دسمبر۔ ایرود میں لندن مشن سکول کے بورڈنگ ہاؤس کے ۳۰ لڑکے مرگئے۔ باورچی بھی ہلاک ہوگیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ کھانے میں اس علاقہ کا مشہور زہریلا کیڑا پایا گیا۔ اسی کا شوربا کھانے سے طلباء بیمار ہوگئے۔ اور دو تین دن میں یکے بعد دیگرے ۳۰ طلباء مرگئے۔

——— ڈھاکہ۔ ۸ ر دسمبر۔ ڈھاکہ انٹرمیڈیٹ کالج کے دربان کو نامعلوم اشخاص نے آہنی سلاخ کے ساتھ سر میں ضرب رسید کی۔ اور ۲ ہزار روپیہ کی رقم جو دربان مذکور امپیریل بنک میں داخل کرنے کے لئے لے جارہا تھا چھین کر چلتے بنے۔

——— ماسکو۔ ۷ ر دسمبر۔ آٹھ پروفیسروں اور انجینئروں کے خلاف سوویٹ حکومت کے خلاف سازش کرنے کی بناء پر جو مقدمہ چل رہا تھا۔ اس کا فیصلہ سُنا دیا گیا۔ پانچ کو سزائے موت اور باقی ملزموں کو دس دس سال قید کی سزا کا حکم ہوا۔ سزا یافتہ اشخاص کو ان کے اموال و املاک کے حقوق ملکیت سے محروم کردیا گیا ہے۔

——— دہلی کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے۔ کہ گندم پر کرایہ ریل پہلے ہی کم ہوچکا ہے۔ گورنمنٹ نے اگرچہ روئی پر محصول کم کرنے کی تجویز منظور نہیں کی۔ لیکن یہ معلوم ہوا ہے۔ کہ بہت جلد بنولے پر محصول ریل کم کردیا جائے گا۔

——— جموں۔ ۸ ر دسمبر۔ حکومت جموں و کشمیر کی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ صوبہ جموں میں ماہ ستمبر اور صوبہ کشمیر میں ماہ جنوری میں کوئی دیوانی مقدمہ دائر نہیں کیا جاسکیگا۔

——— لندن۔ ۹ ر دسمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندو مسلم اختلافات کو دُور کرنے کے لئے پھر کوششیں شروع کردی گئی ہیں۔ بھوپال ہاؤس میں چند لیڈر جمع ہوئے۔ اور مصالحت کے لئے گفت و شنید ہوئی۔ مسٹر شاستری کو دونوں پارٹیوں سے ملنے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ کامیابی ہوجائیگی۔

——— لندن۔ ۹ ر دسمبر۔ جنرل رابرٹ سیسل رچرڈ کلفورڈ کی موت کا اعلان کیا گیا ہے۔ آپ ۱۸۵۶ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی کی سلک ملازمت میں منسلک ہوئے۔ انہیں غدر ۱۸۵۷ء میں عمدہ جنگی خدمات کے صلے میں حسن خدمات کا تمغہ عطا کیا گیا تھا۔

——— امرتسر۔ ۹ ر دسمبر۔ امرتسر میں کانگریسی تحریک فتنہ و فساد کا موجب ہو رہی ہے۔ کانگریسی کارکنوں کے خلاف سرمایہ کے ناجائز استعمال اور بددیانتی کا الزام عاید کیا جارہا ہے۔ بزازوں نے بدیشی پارچہ کی تحریک مقاطعہ کے خلاف علم بغاوت بلند کردیا ہے۔ بہتوں نے شہر کے اندر بدیشی کپڑا فروخت کرنا شروع کردیا ہے۔

——— لندن۔ ۹ ر دسمبر۔ ایک ہی ہفتہ کے اندر کہر نے انگلستان پر دوسری مرتبہ حملہ کردیا جس سے تمام مُلک کے اندر آمد و رفت بند ہوگئی۔ لیکن جنوبی ساحل اور لندن کے مضافات پر حملہ بالخصوص شدید تھا۔

——— جموں۔ ۸ ر دسمبر۔ سکھ قوم کے ایک فرد کے قبضہ میں دس تولہ وزن کا نیلم تھا۔ پولیس کو بھی اطلاع مل گئی۔ اور انہوں نے بیچارے سکھ کو گرفتار کرکے تعزیرات جموں و کشمیر کی دفعہ ۲۶۴ کے ماتحت سپرد عدالت کردیا۔

——— امرتسر۔ ۱۰ ر دسمبر۔ آج شام کے پانچ بجے جلیانوالہ باغ سے جلوس نکلا۔ چاہ زرگراں پر پولیس نے جلوس کو آگے جانے سے روک دیا۔ جلوس والے زمین پر بیٹھ گئے۔ پولیس نے لاٹھیاں برسانی شروع کردیں۔ اس سے تین صد زن و مرد زخمی ہوئے جن میں سے پچیس کی حالت نازک بیان کی جاتی ہے۔ ایک عورت دو ڈھائی سال کا بچہ کندھے پر اُٹھائے ہوئے تھی۔ پولیس والے نے اس عورت پر لاٹھی سے حملہ کیا۔ جس سے بچہ زمین پر گر پڑا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے بچنے کی امید بہت کم ہے۔

——— نئی دہلی۔ ۱۰ ر دسمبر۔ آج آل انڈیا مسلم لیگ کی کونسل نے مسلمانان الہ آباد کی دعوت کو منظور کرتے ہوئے فیصلہ کیا۔ کہ مسلم لیگ کا آئندہ سالانہ اجلاس زیر صدارت ڈاکٹر سر محمد اقبال الہ آباد میں منعقد کیا جائے۔

——— نئی دہلی۔ ۹ ر دسمبر۔ حکومت نے اس بیان کی تردید کرتے ہوئے ایک اعلان شایع کیا ہے۔ کہ مرشد آباد جیل میں کوئی سیاسی قیدی ساٹھ روز سے مقاطعہ جوعی کر رہا تھا۔ اور اس مقاطعہ جوعی سے اس قیدی کی موت واقعہ ہوئی۔

——— نیویارک کی اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ امریکہ کے سب سے بڑے بنک کے بند ہونے کے بعد ولایات جنوبی کے ۵۹ دوسرے بنکوں نے بھی لین دین بند کردیا ہے۔ اس کی وجہ دور حاضر کی عالمگیر کساد بازاری بیان کی جاتی ہے۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپکر مالکان کیلئے قادیان سے شایع کیا)